ارشاد باری تعالیٰ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ
فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

(سورۃ البقرہ :116)

ترجمہ: اور اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ پس جس طرف بھی تم منہ پھیرو وہیں خدا کا جلوہ پاؤ گے۔ یقیناً اللہ بہت وسعتیں عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

بدر
ہفت روزہ قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 9

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

12/ جمادی الثانی 1439 ہجری قمری • 1/ امان 1397 ہجری شمسی • 1/ مارچ 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/ فروری 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میں خدائے قادر کا شکر کرتا ہوں کہ
میرے نشانوں کے صرف مسلمان ہی گواہ نہیں بلکہ
دنیا میں جس قدر قومیں ہیں وہ سب میرے نشانوں کی گواہ ہیں، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۱۴۔نشان۔ طاعون کے پھیلنے کے بارہ میں مجھے الہام ہوا۔ **الامراض تشاع والنفوس تُضاع**۔ یعنی مرضیں پھیلائی جائیں گی اور جانوں کا نقصان ہوگا۔ اب جو شخص چاہے دیکھ لے کہ میں نے اِس الہام کو طاعون کے پھیلنے سے پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کر دیا تھا پھر بعد اس کے پنجاب میں اس قدر طاعون کا زور ہوا کہ ہزار ہا گھر موت سے ویران ہو گئے۔

۱۱۵۔نشان۔ رسالہ سراج منیر میں طاعون کے آنے کی نسبت یہ ایک پیشگوئی ہے **یا مسیح الخلق عدوانا**۔ یعنی اے وہ مسیح جو مخلوق کے لئے بھیجا گیا ہمارے طاعون کی خبر لے۔ پھر بعد اس کے سخت طاعون پڑی اور ہزار ہا بندگانِ خدا طاعون سے ڈر کر میری طرف دوڑے گویا اُن کی زبان پر یہی فقرہ تھا کہ **یا مسیح الخلق عدوانا**۔ اور یہ پیشگوئی جس طرح میری کتاب سراج منیر میں درج ہے اسی طرح صدہا آدمیوں کو قبل از وقوع اِس سے اطلاع دی گئی تھی۔

۱۱۶۔نشان۔ ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الٰہی سے میری زبان پر جاری ہوا۔ **عبداللہ خان ڈیرہ اسمٰعیل خان** اور تفہیم ہوئی کہ اِس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا میں نے چند ہندوؤں کے پاس جو سلسلہ وحی کے جاری رہنے کے منکر ہیں اور بہت کچھ وید پر ختم کر بیٹھے ہیں اس الہام الٰہی کو ذکر کیا اور میں نے بیان کیا کہ اگر آج یہ روپیہ نہ آیا تو میں حق پر نہیں۔ ان میں سے ایک ہندو بشن داس نام قوم کا برہمن جو آج کل ایک جگہ کا پٹواری ہے بول اُٹھا کہ میں اِس بات کا امتحان کروں گا اور میں ڈاک خانہ میں جاؤں گا۔ اُن دنوں میں قادیان میں ڈاک دو پہر کے بعد دو بجے آتی تھی وہ اُسی وقت ڈاکخانہ میں گیا اور نہایت حیرت زدہ ہو کر جواب لایا کہ درحقیقت عبداللہ خان نام ایک شخص نے جو ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اکسٹرا اسسٹنٹ ہے کچھ روپیہ بھیجا ہے اور وہ ہندو نہایت متعجب اور حیران ہو کر بار بار مجھ سے پوچھتا تھا کہ یہ امر آپ کو کس نے بتایا اور اُس کے چہرہ سے حیرانی اور مبہوت ہونے کے آثار ظاہر تھے۔ تب میں نے اُس کو کہا کہ اُس نے بتایا جو پوشیدہ بھید جانتا ہے وہی خدا ہے جس کی ہم پرستش کرتے ہیں چونکہ ہندو لوگ اُس زندہ خدا سے محض ناواقف ہیں جو ہمیشہ اپنی قدرت اور اسلام پر سچائی کے نمونے ظاہر کرتا رہتا ہے اِس لئے عام طور پر ہندوؤں کی یہ عادت ہے کہ اوّل تو خدا تعالیٰ کے عجائب نشانوں سے انکار کرتے ہیں اور جب کوئی ایسا شخص اُن کو مل جائے کہ غیب کی پوشیدہ باتیں اُس کے ہاتھ سے ظاہر ہوں تب حیرت اور تعجب کے دریا میں ڈوب جاتے ہیں۔ اِسی طرح لالہ شرمپت کا حال ہوا تھا جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں اُس کا بھائی بشمبر داس اور ایک اور شخص خوشحال نام کسی جُرم میں قید ہو گئے تھے اور شرمپت نے امتحان کے رو سے نہ کسی اعتقاد سے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اِس مقدمہ کا انجام کیا ہوگا اور دعا کی بھی درخواست کی تھی تب میں کئی دن اُس کے لئے دعا کرتا رہا آخر وہ خدا جو عالم الغیب ہے اُس نے رات کے وقت یہ پوشیدہ امر میرے پر کھول دیا کہ مقدمہ کا انجام یہ ہوگا کہ بشمبر داس کی نصف قید تخفیف کر دی جائے گی جیسا کہ میں نے اپنی کشفی حالت میں دیکھا تھا کہ آدھی قید اُس کی خود میں نے اپنی قلم سے کاٹ دی ہے مگر میرے پر ظاہر کیا گیا کہ خوشحال کو پوری قید بھگتنی پڑے گی ایک دن بھی کاٹا نہیں جائے گا اور بشمبر داس کی نصف قید رہ جانا صرف دعا کے اثر سے ہوگا مگر دونوں میں سے کوئی بھی بَری نہیں ہوگا اور ضرور ہے کہ مثل ضلع میں واپس آوے اور انجام وہ ہو جو بیان کیا گیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب یہ سب باتیں پوری ہو گئیں تو شرمپت حیرت میں پڑا اور ہمارے خدا کی قدرتوں نے اس کو سخت حیران کر دیا اور اُس نے میری طرف رقعہ لکھا کہ یہ سب باتیں آپ کی نیک بختی کی وجہ سے پوری ہو گئیں۔ افسوس کہ اُس نے پھر بھی اسلام کے نور سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا اور آجکل وہ آریہ ہے اور ہدایت تو ایک طرف مجھے تو ان لوگوں پر اتنی بھی اُمید نہیں کہ وہ سچی گواہی دے سکیں اگرچہ بظاہر یہی لاف و گزاف ہے کہ سچائی کی حمایت کرنی چاہئے مگر اس پر عمل نہیں ہاں میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسے گواہ یعنی شرمپت کو حلف دی جائے اور حلف میں جھوٹ کی حالت میں اولاد پر اثر پڑنے کا اقرار کرایا جائے تو پھر ضرور سچ بول دے گا۔ میری کئی پیشگوئیوں کی گواہیاں اس کے پاس ہیں ممکن ہے کہ پیچھا چُھڑانے کے لئے یہ کہہ دے کہ مجھے یاد نہیں مگر حلف ایک ایسی چیز ہے کہ ضرور اس سے یاد آ جائے گا۔ اور اگر جھوٹ بولے گا تو یقیناً یاد رکھو کہ میرا خدا اُسے سزا دے گا اور یہ بھی ایک نشان ظاہر ہوگا۔ وہ کھلے کھلے نشانوں کا گواہ ہے۔ میں خدائے قادر کا شکر کرتا ہوں کہ میرے نشانوں کے صرف مسلمان ہی گواہ نہیں بلکہ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں وہ سب میرے نشانوں کی گواہ ہیں۔ **فالحمد للہ علیٰ ذالك**۔

۱۱۷۔ ایک دفعہ ایک آریہ ملاوامل نام مرض دق میں مبتلا ہو گیا اور آثار نومیدی ظاہر ہوتے جاتے تھے اور اُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک زہریلا سانپ اُسکو کاٹ گیا۔ وہ ایک دن اپنی زندگی سے نومید ہو کر میرے پاس آکر رویا۔ میں نے اُس کے حق میں دعا کی تو جواب آیا **قلنا یا نار کُونی بردًا وسلامًا** یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہو جا۔ چنانچہ بعد اس کے وہ ایک ہفتہ میں اچھا ہو گیا۔ اور اب تک وہ زندہ موجود ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۷ مگر یقین ہے کہ اُس کی گواہی کے لئے بھی حلف کی ضرورت پڑے گی۔

۱۱۸۔نشان۔ ایک دفعہ جب میں گورداسپور میں ایک فوجداری مقدمہ کی وجہ سے (جو کرم دین جہلمی نے میرے پر دائر کیا تھا) موجود تھا مجھے الہام ہوا **یسئلونك عن شانك۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون**۔ یعنی تیری شان کے بارہ میں پوچھیں گے کہ تیری کیا شان اور کیا مرتبہ ہے۔ کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے پھر ان کو اپنی لہو و لعب میں چھوڑ دے سو میں نے یہ الہام اپنی اُس جماعت کو جو گورداسپور میں میرے ہمراہ تھی جو چالیس آدمی سے کم نہیں ہوں گے سنا دیا جن میں مولوی محمد علی صاحب ایم.اے. اور خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ پلیڈر بھی تھے پھر بعد اس کے جب ہم کچہری میں گئے تو فریق ثانی کے وکیل نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور آپ کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ تریاق القلوب کتاب میں لکھا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے یہی مرتبہ ہے۔ اُسی نے یہ مرتبہ مجھے عطا کیا ہے۔ تب وہ الہام جو خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا قریباً عصر کے وقت پورا ہو گیا۔ اور ہماری تمام جماعت کے زیادتِ ایمان کا موجب ہوا۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 275)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آپ کی تمام زندگی، آپ کے الفاظ، آپ کے طَور واطوار اِس چیز کا مظہر ہونے چاہئیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر ترجیح دی اور آپ کو کسی انعام کی طلب نہیں خدمات دینیہ کا ولولہ محض خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ پھر آپ حقیقی واقفات نو بن جائیں گی

زیادہ سے زیادہ قناعت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے
قناعت ایک ایسی چیز ہے جو کہ گھروں میں پیدا ہوجائے تو بہت سارے مسائل گھروں کے سلجھ جاتے ہیں
عورتوں کو بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے خاوند کی جتنی آمد ہے، اسکے مطابق اپنے پاؤں پھیلائیں

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

واقفاتِ نو کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح

جس طرح مرد کو حکم ہے کہ دیندار لڑکی تلاش کرے اِسی طرح لڑکیوں کو بھی دینداری دیکھنی چاہئے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’جب بھی رشتہ ہو تو جس طرح مرد کو حکم ہے کہ ایک ایسی لڑکی تلاش کرو جو دیندار ہو۔ اِسی طرح لڑکیوں کو بھی دینداری دیکھنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے فرمایا ہے کہ نہ دنیا دیکھو، نہ دولت دیکھو، نہ خاندان دیکھو، نہ خوبصورتی دیکھو بلکہ دینداری دیکھو۔ اور اگر خاوند وقفِ نو ہو اور دیندار بھی ہو تو آپ کو دین کی خدمت کرنے سے نہیں روکے گا۔‘‘

(کلاس واقفاتِ نو کینیڈا، 20 مئی 2013، مریم، اکتوبر تا دسمبر 2013ء)

ہر لڑکی کو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی چاہئے

ایک سوال پر کہ شادی کیلئے استخارہ کس کو کرنا چاہئے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’لڑکی کو خود کرنا چاہئے۔ حضرت اماں جان فرمایا کرتی تھیں کہ جب لڑکیاں چھ سات سال کی ہو جائیں تو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی شروع کردیں۔ تو ہر لڑکی کو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ جب بھی ایسا وقت آئے جب ان کا رشتہ آئے تو جو بہتر ہو وہ ہو۔ یہ نہیں کہ فلاں کے پاس پیسے ہیں، فلاں کے پاس عہدہ ہے، فلاں کے پاس ملازمت ہے، فلاں خاندان اچھا ہے تو میں نے رشتہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، غیب کا علم اس کو ہے وہ جس کے لئے جو بہتر سمجھتا ہے اس کے مطابق کرو۔ باقی چھوٹی چھوٹی باتیں تو رشتوں کے بعد بھی ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کو Ignore بھی کرنا چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ غیر متعلقہ لوگ جو ہیں جن کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا اس سے بھی استخارہ کروالینا چاہئے۔ ان کو بھی بعض دفعہ کوئی خواب آجاتی ہے یا کوئی نہ کوئی پیغام مل جاتا ہے۔‘‘ (کلاس واقفاتِ نو، جرمنی 27 مئی 2012، الفضل انٹرنیشنل 20 جولائی 2012)

کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ زندگی کی فوج میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ ان کی بھی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اپنی ذاتی خواہشات کو پسِ پشت ڈال کر، پیچھے رکھ کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا۔‘‘ (خطبہ نکاح 12 نومبر 2014، الفضل انٹرنیشنل 27 جنوری 2017)

ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھیں گے تو زندگی بہت خوبصورتی سے گزرے گی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ایک واقفِ زندگی، واقف نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے اس کے گھریلو معاملات ہوں یا بیرونی معاشرتی تعلقات، ان سب میں اس کو ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ خاص طور پر اگر آپ گھریلو معاملات میں، میاں بیوی کے تعلقات میں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھیں گے تو زندگی بہت خوبصورتی سے گزرے گی، بڑی آسانی سے گزرے گی، بڑے امن میں گزرے گی اور پھر آئندہ نسلیں بھی اپنے والدین کے ان نمونے پر چلتے ہوئے اس زندگی کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دیں گی جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کیلئے اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔‘‘

(خطبہ نکاح، 9 اگست 2014، الفضل انٹرنیشنل 4 نومبر 2016)

اپنے آپ کو مکمل طور پر خدمتِ دین کیلئے پیش بھی کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’دونوں واقف نو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ یہ وقف نبھائیں۔ صرف یہ نہ ہو کہ وقف کا ٹائٹل لگ گیا تو اسی پر خوش ہوجائیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدمتِ دین کیلئے پیش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔‘‘ (خطبہ نکاح، 4 اکتوبر 2014، الفضل انٹرنیشنل 25 نومبر 2016)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’زیادہ سے زیادہ قناعت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قناعت ایک ایسی چیز ہے جو کہ گھروں میں پیدا ہو جائے تو بہت سارے مسائل گھروں کے سلجھ جاتے ہیں۔ عورتوں کی طرف سے بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے خاوند کی جتنی آمد ہے، اسکے مطابق اپنے پاؤں پھیلائیں، چادر کو ہمیشہ دیکھیں۔ نہ کہ غیر ضروری Demands ہوں۔‘‘ (خطبہ نکاح، 10 اگست 2015، الفضل انٹرنیشنل 14 جولائی 2017)

مربی سلسلہ کے ساتھ جہاں بھی رہنا ہو جیسے بھی حالات ہوں، کسی قسم کا اعتراض تو الگ رہا ماتھے پر بل بھی نہیں آنا چاہئے

مربیان یا واقفِ زندگی سے بیاہی جانے والی واقفاتِ نو کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’یہ سوچ واقفین زندگی سے، مربیان سے شادی اور نکاح کرنے والوں کی ہونی چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ انکی بیٹی کی ساری خواہشات پوری کی جائیں گی۔ محدود وسائل میں اور مختلف جگہوں پر رہتے ہوئے، جہاں بھی مربی یا واقف زندگی تعینات ہوتا ہے اس کو اسکے ساتھ ان سختیوں سے بھی گزرنا پڑے گا۔‘‘ (خطبہ نکاح، 16 جون 2014، الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2016)

’’جس لڑکی نے مربی سلسلہ سے شادی کرنے کی حامی بھری ہو اس کی بھی یہ ذمہ داری ہے اور خاص طور پر واقفۂ نو ہے تو پھر اور بھی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ جہاں بھی میدانِ عمل میں مربی کو بھیجا جائے جو کام بھی اس کے سپرد کئے جائیں، جیسے حالات میں بھی رکھا جائے اس نے رہنا ہے اور کسی قسم کا اعتراض تو الگ رہا، ماتھے پر بل بھی نہیں آنا چاہئے۔‘‘ (خطبہ نکاح، 10 مئی 2014، الفضل انٹرنیشنل 7 اکتوبر 2016)

واقفاتِ نو کے اجتماع کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح

’’آپ میں سے بڑی تو بعض شادی شدہ ہیں بچوں والی بھی ہیں۔ ایسا نمونہ دکھائیں کہ نہ صرف اِس زمانہ کے لوگ ہی بلکہ آئندہ آنے والے بھی آپ کیلئے دعائیں مانگیں۔ آپ کی تمام زندگی، آپ کے الفاظ، آپ کے طَور واطوار اِس چیز کا مظہر ہونے چاہئیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر ترجیح دی اور آپ کو کسی انعام کی طلب نہیں، خدمات دینیہ کا ولولہ محض خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ پھر آپ حقیقی واقفات نو بن جائیں گی۔ صرف نام کی نہیں بلکہ حقیقت میں، اور آپ نے اپنا عہد پورا کر دیا ہوگا۔‘‘ (یکم مئی 2011، واقفاتِ نو اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

’’آپ کی ازدواجی زندگی میں سچائی کا اظہار نہایت ضروری ہے۔ یقیناً شادی کے بعد اپنے خاوند اور سسرال کے ساتھ تعلق میں سچائی میں معمولی کمی بھی نہیں آنی چاہئے۔‘‘

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع واقفات نو، 5 مئی 2012، مریم، اپریل تا جون 2013)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 2 فروری 2018)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

جس خادم سلسلہ اور وفا کے ساتھ وقف نبھانے والے اور خلافت کے اطاعت گزار کے بارے میں میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اور جن کا جنازہ غائب ابھی پڑھاؤں گا، ان کے بارے میں اتنا زیادہ مواد جمع ہو گیا ہے جو لوگوں نے بھیجا ہے کہ اس میں سے بھی شاید میں نے پانچواں حصہ لیا ہے اور جو لیا ہے وہ بھی شاید نہ بیان کر سکوں اور یہ واقعات اپنے طور پر ہی ایک واقف زندگی کیلئے، اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کیلئے، عہدیداران کیلئے اور افراد جماعت کیلئے کئی رنگ میں رہنمائی کرنے والے اور قابلِ تقلید ہیں

مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال

مکرم مرزا غلام احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے بیٹے تھے ان کے پوتے تھے، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے نواسے تھے اور میرے بہنوئی بھی تھے

اصل میں ان رشتوں کو جو چیز قابل ذکر بناتی ہے وہ ان کے اوصاف ہیں جو مَیں بیان کروں گا
مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی رضا کیلئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی اور کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اور تمام واقفین زندگی اور عہدیداران کو بھی چاہئے کہ جس طرح انہوں نے وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھایا اور اپنے سپرد خدمات کو نبھایا وہ بھی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ باقیوں کو بھی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے

اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی نیک، صالح، فدائیت اور وفا کے ساتھ خدمت کرنے والے کارکنان مہیا کرتا رہے

مکرمہ دیپا نو فرخ ھود صاحبہ کی وفات، مرحومہ کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 9/فروری 2018ء بمطابق 9/تبلیغ 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت مروی ہے کہ جس میّت کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب کے سب اس کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب من صلی علیہ مائۃ شفعوا فیہ حدیث 2198)

پھر یہ بھی ایک روایت ہے کہ ایک جنازہ جانے پر لوگوں نے جب اس شخص کی تعریف کرنی شروع کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر جنت واجب ہو گئی۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ثناء علی المیت حدیث 1367)

میرا خیال تھا کہ مَیں نے آج دو جنازے پڑھانے ہیں اس لئے جنازوں اور تجہیز و تکفین کے بارے میں بعض اَور احادیث بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات بھی اور فقہی باتیں بھی بیان کروں گا اور پھر مرحومین کا ذکر کروں گا۔ لیکن آج اس مضمون کے مطابق احادیث اور اقتباسات بیان کرنا ممکن نہیں کیونکہ جس خادم سلسلہ اور وفا کے ساتھ وقف نبھانے والے اور خلافت کے اطاعت گزار کے بارے میں میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اور جن کا جنازہ غائب ابھی پڑھاؤں گا ان کے بارے میں اتنا زیادہ مواد جمع ہو گیا ہے جو لوگوں نے بھیجا ہے کہ وہی مشکل سے بیان ہو سکتا ہے۔ اور اس میں سے بھی شاید میں نے پانچواں حصہ لیا ہے اور جو لیا ہے وہ بھی شاید نہ بیان کر سکوں۔ اور یہ واقعات اپنے طور پر ہی ایک واقف زندگی کے لئے، اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے لئے، عہدیدارن کے لئے اور افراد جماعت کے لئے کئی رنگ میں رہنمائی کرنے والے اور قابل تقلید ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں گزشتہ دنوں مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا 78 سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی وفات ان کے اچانک دل کے دورے کی وجہ سے ہوئی۔ گو ان کو عرصے سے دل کی تکلیف تھی لیکن cardiac arrest ہوا جس کی وجہ سے فوری گھر میں ہی وفات ہوئی۔

مکرم مرزا غلام احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے بیٹے تھے ان کے پوتے تھے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے نواسے تھے۔ اور میرے بہنوئی بھی تھے۔ ان کی والدہ صاحبزادی نصیرہ بیگم حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ یہ تمام رشتے اتنے قابل ذکر نہیں۔ اصل میں ان رشتوں کو جو چیز قابل ذکر بناتی ہے وہ ان کے اوصاف ہیں جو مَیں بیان کروں گا۔ خادم دین تھے۔ وقف زندگی تھے۔ اور ان دنوں میں باوجود کمزوری کے، بیماری کے اور بڑے بھائی کی وفات ہوئی تھی اس کے اثر کے باوجود جب مَیں نے ان کو ناظر اعلیٰ مقرر کیا تو تمام فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ دفتر میں حاضر رہے۔ اسی طرح فنکشنوں پہ بھی حاضر ہوتے رہے۔ ایک دن پہلے مدرسۃ الحفظ کا فنکشن تھا۔ کامیاب ہونے والے حفاظ میں اسناد تقسیم کرنی تھیں۔ وہاں شرکت کی۔ شام کو خدّام الاحمدیہ کے پروگرام میں شمولیت اختیار کی۔ وفات والے دن بھی صبح کئی لوگوں کے گھروں میں گئے۔ مریضوں کی عیادت کی۔ پھر اسی طرح پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں جا کے ادا کیں۔ وقف زندگی کی حیثیت سے ان کی زندگی کا آغاز مئی 1962ء میں ہوا ہے۔ انہوں نے ایم۔ اے پولیٹیکل سائنس گورنمنٹ کالج لاہور سے کی اور پھر انہوں نے پبلک سروس کمیشن کا، CSS کا امتحان دیا اور اس میں کامیاب ہوئے۔ بڑی اچھی طرح کامیاب ہوئے بلکہ انہوں نے خود مجھے بتایا کہ مَیں نے یہ امتحان صرف اس لئے دیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ بڑا مشکل امتحان ہوتا ہے اور بڑی مشکل سے کامیابی ہوتی ہے۔ تا کہ دنیاوی لحاظ سے بھی کامیاب ہونے کے بعد پھر مَیں وقف کروں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ کہیں اور جگہ نہیں ملی تو یہاں آ گئے۔ اس کامیابی کے باوجود سرکاری نوکری نہیں کی۔ پبلک سروس کمیشن میں نہیں گئے اور زندگی وقف کی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا 1962ء میں انہوں نے زندگی وقف کی۔ پھر ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بطور مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ کی خدمت سپرد کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کو یہ بھی فرمایا کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ جو تم نے حاصل کر لی ہے دینی تعلیم بھی حاصل کرو۔ چنانچہ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب سے انہوں نے حدیث اور دینی علوم حاصل کئے۔ حضرت میر داؤد احمد صاحب ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے اور رشتہ میں ان کے ماموں بھی تھے۔ ان کا پہلا نام مرزا سعید احمد تھا۔ بعد میں حضرت مصلح موعودؓ نے ان کی والدہ کے کہنے پر ان کا نام مرزا احمد رکھا۔ انہوں نے سیرۃ المہدی میں کوئی واقعہ پڑھا تھا اور اس لحاظ سے ان کا خیال تھا کہ مرزا سعید احمد نام نہ رکھا جائے۔ مرزا سعید احمد ان کی پہلی والدہ سے ان کے بھائی تھے جن کی جوانی میں وفات ہو گئی تھی۔ یہاں یُو کے میں بھی آ کے وہ پڑھتے رہے۔ مرزا مظفر احمد صاحب وغیرہ کے کلاس فیلو تھے۔ حضرت مصلح موعود کو انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر کوئی نام بدلا تو حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو رنج ہو گا تو ان کی بھی تسلی ہو جائے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر ہم ایسا نام رکھتے ہیں جس وجہ سے اُن کے والد کو بھی تکلیف نہ ہو اور پھر آپ نے مرزا غلام احمد نام رکھا اور ساتھ ہی

حضرت مصلح موعود نے یہ فرمایا کہ ہم اس کو احمد کہہ کر پکاریں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو ابھی اتنا عرصہ نہیں ہوا اور میرے لئے بہت مشکل ہے کہ میں غلام احمد کر کے نام لوں۔ 1964ء میں میری ہمشیرہ کے ساتھ ان کا نکاح ہوا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تو ان دنوں میں بیمار تھے۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اور دو بیٹے وقف زندگی ہیں۔ مرزا فضل احمد ربوہ میں ناظر تعلیم ہیں اور مرزا ناصر انعام یہاں یُوکے کے جامعہ کے پرنسپل ہیں۔ اور مرزا احسان احمد جو ہیں وہ امریکہ میں ہیں۔ گو دنیاوی نوکری ہے لیکن وہاں بھی جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ نیشنل مجلس عاملہ میں سیکرٹری مال ہیں۔ اسی طرح افسر جلسہ گاہ ہیں۔ ان کی ایک بیٹی امۃ الولی زبدہ ہیں۔ دوسری امۃ العلی زہرا ہیں جو میر محمود احمد صاحب، یہ میر مسعود احمد صاحب کے بیٹے ہیں، ان کی بیوی ہیں اور وہ بھی وقف زندگی ہیں اور آجکل ناظر صحت ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کی جو خدمات ہیں انہوں نے ناظر تعلیم کے طور پر کام کیا۔ کئی سال ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے طور پر کام کیا۔ ناظر دیوان کے طور پر کام کیا بلکہ جب تک ناظر اعلیٰ نہیں بنائے گئے تھے یہ 96ء سے لے کے 2018ء تک ناظر دیوان کے طور پر رہے۔ پھر یہ صدر مجلس کارپرداز کے طور پر بھی 2012ء سے 2018ء تک تھے۔ پھر مرزا خورشید احمد کی وفات کے بعد ان کو میں نے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی اور صدر صدر انجمن احمدیہ بنایا۔ اس سے پہلے خلافت رابعہ میں بھی کئی دفعہ ان کو قائمقام ناظر اعلیٰ اور قائمقام امیر مقامی بننے کی توفیق ملی۔ اسی طرح مجلس وقف جدید کے ممبر تھے اور 2016ء سے 18ء تک یہ صدر مجلس وقف جدید بھی رہے۔ انصار اللہ میں عاملہ میں رہے۔ مختلف قیادتیں ان کے سپرد رہیں۔ پھر نائب صدر صف دوم بھی رہے۔ پھر نائب صدر بنے۔ پھر 2004ء سے لے کے 2009ء تک صدر انصار اللہ پاکستان خدمت کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ میں مختلف سالوں میں مہتمم کے طور پر کام کیا۔ پھر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے۔ اس کے بعد پھر 75ء سے 79ء تک صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی رہے۔ اور میر داؤد احمد صاحب کے بعد ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی ہوئے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ خلافت لائبریری کمیٹی کے صدر تھے۔ بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ کے صدر تھے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر تھے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ میں ان کو کئی سال خدمت کی توفیق ملی۔ ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ جب تک ربوہ میں جلسے ہوتے رہے یہ بطور نائب افسر جلسہ سالانہ اور ناظم محنت رہے۔ ناظم محنت کا بڑا محنت طلب کام ہوتا ہے اور ایسی لیبر سے واسطہ ہوتا ہے جو غیر احمدی بھی ہوتی ہے اور روٹی پکانے والے نانبائی اور پیڑے والے بگڑے ہوئے بھی ہوتے ہیں۔ ان کو صحیح طرح قابو رکھنا جلسے کا ایک بڑا کام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو بڑے احسن رنگ میں اس خدمت کی توفیق ملی۔ تبرّکات کمیٹی کے صدر رہے۔ رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کمیٹی کے ممبر تھے۔ مجلس افتاء کے ممبر تھے۔ تاریخ احمدیت کمیٹی کے ممبر تھے۔ سیکرٹری خلافت کمیٹی تھے۔ نگران مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ بھی رہے۔ نظارت کے ساتھ ساتھ یہ بہت سارے کام اور کمیٹیاں بھی ان کے سپرد تھیں۔ 1989ء میں ان کو اور مرزا خورشید احمد صاحب کو اور انجمن کے دو کارکنان کو 298c کے تحت چند دن اسیر راہِ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت ملی۔

لاہور میں 28/مئی 2010ء کا جو واقعہ ہوا تھا جہاں احمدیوں کی بہت ساری شہادتیں ہوئی تھیں۔ اس وقت ناظر اعلیٰ نے لاہور جماعت کی تسلی کے لئے، شہداء کی فیملیز کو ملنے کے لئے، مریضوں کو دیکھنے کے لئے جو وفد فوری طور پہ لاہور بھجوایا تھا ان کے امیر مرزا غلام احمد صاحب تھے۔ شہداء کو ابھی ہسپتال لے جایا جارہا تھا کہ یہ لاہور پہنچ گئے تھے اور اگلے تقریباً دو ہفتے تک انہوں نے لاہور میں ہی قیام کیا اور لاہور کے جو انتظامات تھے ان کی خود نگرانی کرتے رہے۔ دارالذکر میں یہ وفد گیا اور بڑی فراست اور محنت سے انہوں نے تمام کام سرانجام دیئے اور زخمیوں کے علاج کی نگرانی بھی کرتے رہے اور شہداء کی فیملیوں کے گھروں میں بھی گئے۔ دارالذکر میں اسی دن عاملہ کا اجلاس بلایا اور نئے امیر کا بھی وہاں اعلان کیا۔ مغرب عشاء کی نمازیں آپ نے وہیں پڑھائیں تا کہ لوگوں کو یہ حوصلہ رہے کہ واقعہ ہونے کے بعد یہ نہیں کہ مسجد خالی کر دینی ہے۔ اور جب یہ ہسپتال میں مریضوں کو پوچھنے کے لئے گئے تھے تو اس وقت کے گورنر سلمان تاثیر صاحب وہاں آئے۔ انہوں نے تعزیت کی۔ مرزا غلام احمد صاحب نے ان کی اس طرف توجہ مبذول کروائی کہ جو حملہ ہوا ہے وہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز مواد کی تشہیر ہو رہی ہے اور بحیثیت گورنر آپ کا فرض ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ اسی طرح جاوید مائیکل صاحب جو اقلیتی امور کے صوبائی وزیر تھے وہ بھی تعزیت کرنے کے لئے آئے۔ یہاں بھی انہوں نے بڑی بہادری سے وزیر موصوف کو کہا کہ آپ تعزیت کے لئے آئے ہیں اس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں۔ لیکن یہ بات واضح رہے کہ ہم خود کو اقلیت ہرگز نہیں مانتے۔ ہم مسلمان ہیں۔ جس پر وزیر نے عرض کیا کہ دراصل مَیں انسانی حقوق کا بھی وزیر ہوں اور مَیں اس لحاظ سے بھی آیا ہوں۔ آپ نے ان کو کہا کہ اپنی کابینہ میں آپ کو آواز اٹھانی چاہئے اور جماعت کے خلاف جو مہم ہے حکومت کو اس کو ختم کرنا چاہئے۔ لیکن بہرحال یہ تو ان کو ان کے فرائض کی طرف ایک توجہ دلائی تھی۔ اصل تو ہماری نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر ہی ہے اور اسی نے یہ حالات ٹھیک کرنے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ 29 اور 30 مئی کو انہوں نے یہاں پریس کانفرنس بھی کی۔ 2/جون کے ایکسپریس نیوز کے لائیو پروگرام میں پوائنٹ بلیک میں رات گیارہ بجے سے بارہ بجے تک انہوں نے شرکت کی۔ سوئس نیشنل ٹی وی اور بی بی سی اور وائس آف امریکہ اور صحارا ٹی وی، چینل فائیو اور دنیا ٹی وی وغیرہ سب کو انٹرویو دیا۔ بہرحال یہ وفد پھر 12/جون تک وہاں رہا اور واپس آ گیا۔ اس میں انہوں نے بڑا واضح طور پر ان کو کہا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور کوئی ہمارے سے ہمارا مسلمان ہونا نہیں چھین سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک خطبہ میں اپنی ایک رؤیا سنائی تھی اور اس میں انہوں نے ان کا جو ذکر کیا وہ یہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کہتے ہیں کہ مَیں سوچ رہا تھا کہ مجھے اپنی مصروفیتیں بڑھانی چاہئیں تو رات کو خواب میں میاں احمد کو دیکھا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو دیکھا جو ہمیشہ بہت اچھا مشورہ دیا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے متعلق بھی انہی کا مشورہ تھا کہ بجائے اس کے کہ تفسیر صغیر کے پیچھے نوٹس لکھوں۔ میں اپنا نیا ترجمہ کروں اور آپ فرماتے ہیں کہ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور بہت سے مسائل اس میں حل ہوئے۔ اور باقی پھر لمبی خواب ہے اس میں ذکر ہے کہ کس طرح انہوں نے شادی بیاہ کے متعلق اور لڑکوں کی ملازمتوں کے لئے کہا کہ کیا تجویزیں ہونی چاہئیں۔ خواب میں میاں احمد نے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو وہ بتائیں کہ آپ اس میں مدد کر سکتے ہیں۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 جنوری 2001ء صفحہ 5۔ خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 15 دسمبر 2000ء)

ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کو لکھا کہ عزیزم احمد سلمہ اللہ۔ السلام علیکم۔ آپ کی پریشانی کا خط ملا۔ میں آپ کے لئے عاجزانہ دعا کرتا ہوں۔ آپ کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے سچائی اور سعادت رکھی ہے اور ان دو صفات کے حامل انسان کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از پیش روحانی ترقیات عطا فرماتا رہے اور طمانیت قلب کی جنت نصیب کرے۔

اسی طرح ایک اَور خط میں انہوں نے فرمایا کہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ آپ سب کا حق بھی ہے اور خدمت دین میں بھی میرے سلطان نصیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی امان میں رکھے۔ صحت وسلامتی دے اور کبھی کوئی فکر اور پریشانی نہ آئے۔ اور پھر لکھا کہ مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میری شدید خواہش ہے کہ احمدیت کو لوگ بہت جلد قبول کریں۔ پھر فرمایا کہ ایم ٹی اے کا ہتھیار بھی ساری دنیا میں چل رہا ہے اور میری خواہش کو عملی رنگ دے رہا ہے۔ اچھے اچھے پروگرام بھجوائیں تا کہ نور ہی نور ہو جائے۔ طاغوت اور شیطان رمضان میں پوری طرح جکڑا جائے۔

ان کی اہلیہ امۃ القدوس صاحبہ کہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب بیمار تھے تو رات کو روزانہ وہاں جا کے ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ یہ رشتے سے پہلے کی بات ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے میں بھی خلافت سے بہت وابستہ تھے۔ حضور ان پر بہت اعتماد کرتے تھے اور 1974ء میں کافی عرصہ، یہ بھی اور مرزا خورشید احمد صاحب بھی، دن رات وہیں رہے۔ اور گھر آنے کی اجازت نہیں تھی۔

1973ء اور 74ء میں خاص طور پر اور بعد ازاں جب خدام الاحمدیہ کے صدر تھے اس وقت بھی یہ حضور کے ساتھ کام کرتے تھے۔ ایک لمبا عرصہ تو گھر آتے ہی نہیں تھے۔ پہلے بھی صبح کے گئے رات دس بجے کے قریب گھر آتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک اعزاز سے نوازا کہ ایک اجتماع کے موقع پر جب انہوں نے درخواست کی کہ حضور عہد دہروائیں گے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ تم دہراؤ۔ یعنی صدر خدام الاحمدیہ کو کہا تم دہراؤ اور پھر حکماً ان سے عہد دہروایا۔ اور حضور نے خود باقی خدّام کی طرح کھڑے ہو کر پیچھے عہد دہرایا۔ مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات پر مَیں نے یہ ذکر کیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کہا تھا کہ یہ جو دو شخص ہیں وہ میرے بڑے وفادار ہیں اور ہر خلافت کے وفادار ہیں۔ انہوں نے مجھے لکھا تھا لیکن مجھے زبانی بھی بتا چکے تھے۔ اس وقت کیونکہ ان کو جھجک تھی اس لئے اپنا نام نہیں لکھا تھا۔ اس لئے مَیں نے بھی جمعہ پہ نہیں بتایا۔ صرف مرزا خورشید احمد صاحب کا ہی بتایا۔ اصل میں مرزا غلام احمد صاحب اور مرزا خورشید احمد صاحب کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا کہ یہ ہر خلافت کے وفادار ہیں اور میرے وفادار ہیں۔ جب حضور کی انگوٹھی گمی تو اس کو تلاش کرنے کیلئے انہی کو بلایا اور یہ کہا کرتے تھے کہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے میرا نام لیا۔ احمد اور پھر خورشید یہ دونوں میرے وفاداروں میں سے ہیں اور ہر خلافت کے وفاداروں میں سے ہیں۔

پھر ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ رات کے نوافل میں اتنی گریہ وزاری ہوتی تھی کہ گھر گونج رہا ہوتا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے، خلیفۂ وقت کے لئے، جماعت کے لئے، ماں باپ کے لئے، بہن بھائیوں کے لئے، بیوی بچوں کے لئے، رشتہ داروں کے لئے دعائیں کرتے تھے اور اپنے نوافل میں سورۃ فاتحہ کی بعض آیات کئی کئی دفعہ دہراتے رہتے تھے۔ کہتے ہیں اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے بہت زیادہ تعلق تھا۔ لیکن یہ تھا کہ ناانصافی نہیں تھی۔ اپنے گھر والوں سے بیوی کی عزت کروائی اور بیوی کا تعلق گھر والوں سے قائم کیا۔ یعنی دونوں رشتوں میں ایک توازن قائم رکھا۔ چھوٹے سے چھوٹا تحفہ بھی کوئی ان کو دیتا تو اس کی شکرگزاری کرتے۔ یا تو اس کو تحفہ کے طور پر لوٹاتے یا گھر جا کے اس کا شکریہ ادا کرتے یا خط لکھ کے شکریہ ادا کرتے۔ ایک خوبی یہ تھی کہ جو کام بھی سپرد کرو جب تک وہ سرانجام نہ دے لیتے چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔ علم بھی بہت تھا۔ یادداشت بھی ان کی خوب تھی۔ کوئی روایت ہو، پرانا رشتہ ہو، کہتی ہیں ان سے پوچھتی تو ان کو یاد ہوتا تھا۔ اور کہتی ہیں کہ مجھے سیروں کا شوق تھا تو مالی حالات چاہے اچھے ہوں یا نہ ہوں، طبیعت ٹھیک ہو یا نہ ہو بیوی کا حق ادا کرنے کے لئے سیروں پہ ضرور لے کر جاتے۔ ان کی اہلیہ، میری ہمشیرہ نے، لکھا ہے کہ عبدالرحمن انور صاحب کی بیوی بتاتی ہیں کہ عبدالرحمن انور صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ان کی والدہ کے گھر کے دروازے پر گلاب کی بہت ہی خوبصورت دو بیلیں چڑھ رہی ہیں جن میں بہت خوبصورت پھول لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خواب تو سچی ہوئی۔ ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ ہر آمد پر پہلے چندہ ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد اس کو خرچ میں لایا جاتا تھا۔ ان کی اہلیہ کو بھی ہماری والدہ کی طرف سے یا والد کی طرف سے جو جائیداد سے حصہ ملا اس کی پہلے وصیت ادا کی، حصہ جائیداد ادا کیا۔ اور جو آمد ہوتی تھی، اس کا حصہ جائیداد ادا کر دیتے تھے اور پھر مجھے بتاتے تھے کہ مَیں چندہ ادا کر آیا ہوں۔ اس طرح انہوں نے میری ساری جائیداد کا چندہ چکا دیا اور مجھے کوئی بوجھ بھی نہیں پڑا۔ بیٹے بیٹی کو گھر بنا کے دیا اور ان کی وصیت بھی خود اتار دی۔

پھر بہت سارے لکھنے والوں نے مجھے لکھا اور مَیں بھی دیکھتا ہی رہتا تھا کہ یہ دونوں بھائی ہمیشہ وہاں اکٹھے ہوتے تھے۔ ہماری ہمشیرہ یہی لکھتی ہیں کہ مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ کہا کرتی تھیں کہ احمد اور خورشید کو اگر دیکھ لوں کہ اکٹھے کہیں جا رہے ہیں تو مجھے لگتا تھا کوئی جماعتی مسئلہ ہو گیا ہے کہ یہ دونوں اکٹھے جا رہے ہیں۔ ہر کرائسس (crisis) میں بڑے حوصلے سے، ہمت سے، فہم سے، فراست سے کام کیا کرتے تھے۔ خلافت کی اطاعت تو تھی۔ یہاں جلسہ پہ آئے تھے تو کمزوری کافی تھی۔ ان کو میں نے کہا سوٹی لیا کریں۔ تو فوری طور پر انہوں نے سوٹی شروع کر دی کہ اب تو حکم مل گیا ہے اب لینی پڑے گی۔ چھڑی استعمال کرنی پڑے گی۔

چند سال قبل مَیں نے کہا تھا کہ ناظران جماعتوں میں جائیں اور ہر ایک گھر میں جا کے میرا اسلام پہنچائیں۔ ان کے حصہ میں سندھ آیا۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ واپس آئے تو لنگڑا کر چل رہے تھے۔ مَیں نے پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ ایک گھر کی سیڑھی سے گر گیا تھا۔ جب فضل عمر ہسپتال میں دکھایا گیا تو پاؤں کی چھوٹی انگلی کی ہڈی کریک (crack) تھی اور دوسرے پاؤں کے ٹخنہ میں بھی ذرا سا، ہلکا سا کریک (crack) آیا ہوا تھا یا چوٹ تھی۔ ہلکا سا فریکچر تھا۔ کہتی ہیں مَیں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو درد نہیں ہوتی تھی۔ کہنے لگے درد تو محسوس ہوتی تھی لیکن کیونکہ خلیفۂ وقت کا پیغام گھر گھر پہنچانا تھا اس لئے گیارہ دنوں میں اس تکلیف کا احساس نہیں کیا اور اپنا کام ختم کر کے آئے۔ ان کے بڑے بیٹے لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد حضور کے خطبہ کی کیسٹ سب سے پہلے آپ کے پاس آتی تھی اور بڑے اہتمام سے آپ سب کو اکٹھا کرتے اور حضور کا خطبہ سناتے تھے۔ پھر ایم ٹی اے آنے کے بعد بھی خطبات سننے کا خاص اہتمام کرتے تھے اور اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ سب گھر والے یہ خطبہ سنیں۔ حتی کہ جو گھر میں کام کرنے والے افراد ہیں یا باہر ملازم ہیں ان کو سنانے کے لئے بھی انہوں نے خاص اہتمام کیا ہوا تھا۔ لاؤڈ سپیکر لگایا ہوا تھا یا ٹی وی لگا کے دیا ہوا تھا۔ جب یہ لاہور گئے ہیں تو وہاں کا ایک واقعہ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ جب رات میو ہسپتال گئے تو وہاں پر بہت رَش تھا اور ایمبولینس والے منہ مانگی قیمت مانگ رہے تھے۔ تو وہاں انہوں نے اونچی آواز میں اعلان کیا کہ سب انتظام صدر انجمن احمدیہ کرے گی۔ سب کی تدفین ربوہ میں ہو گی۔ سارے جنازے وہاں لے کے جائیں گے انشاء اللہ اور کوئی آبائی جگہ لے کر جانا چاہتا ہے تو اُسے اجازت ہے۔ بہرحال اس سے لوگوں میں کافی اطمینان پیدا ہوا۔ ہر زخمی کے گھر میں گئے۔ شہداء کے گھروں میں گئے۔ ان کے گھروں میں کھانے کا انتظام کروایا۔ اگر کوئی کمانے والے نہیں تھا تو ان کے لئے انتظام کروایا۔ اُس وقت بعض اطلاعات تھیں کہ بعض لوگ ان کے پیچھے ہیں اور ایجنسیوں کی طرف سے اطلاع تھی کہ ان کی جان کو خطرہ ہے تو ان کو وہاں سے واپس بلایا گیا۔ لیکن 28 / مئی سے جو اگلا جمعہ تھا یہ پھر وہاں گئے اور وہیں دارالذکر میں جا کر انہوں نے خود جمعہ پڑھایا تا کہ جماعت کے لوگوں کو بھی حوصلہ رہے۔ غریبوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ پرانے دوستوں کا خیال رکھتے تھے۔ ان کے بچپن کے ایک کلاس فیلو تھے جو پڑھائی پوری نہیں کر سکے اور انہوں نے گھروں میں رنگوں کا، رَنگ پینٹ (paint) کا کام شروع کر دیا، اس کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد اس کے بچوں کا خیال رکھا۔ 1989ء میں جب یہ گرفتار ہوئے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہو رہا تھا اور اس وقت مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ تھے۔ وہ ربوہ سے باہر تھے۔ یہ ان کے قائمقام تھے۔ مجسٹریٹ نے ان کو بلایا اور حکم دیا کہ اجتماع بند کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں اجتماع کرنے کی تحریری اجازت دی ہے اب بند کرنے کی بھی تحریری اجازت دے دیں۔ ہم بند کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا زبانی حکم ہے۔ تم بند کرو۔ انہوں نے کہا پھر زبانی پہ ہم بند نہیں کریں گے۔ خیر شام کو مرزا خورشید احمد صاحب بھی آ گئے۔ ان کو بلایا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ جس کے نتیجہ میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ انہوں نے چند دن اسیری میں گزارے۔ ان کو گرفتار کر لیا گیا اور جیل میں ڈال دیا گیا۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ ہمارے ابّا نے پوری کوشش کی کہ خلافت کے وفادار رہیں اور ہمیں بھی یہی نصیحت کی۔ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ ابّا نے مجھے بہت تڑپ سے دعا کے لئے کہا بلکہ کئی دن کہتے رہے۔ مجھے نہیں پتا کہ معاملہ کیا تھا؟ لیکن بہرحال یہ تأثر تھا کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی ہلکی سی ناراضگی کا معاملہ ہے جس کی وجہ سے ابّا کی نمازوں میں اتنی تڑپ ہوتی تھی جس کا میرے ذہن پر بھی اثر ہوا اور میری کیفیت بھی ویسی ہی ہو گئی۔

پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت ہوئی ہے اُس وقت ان کی والدہ صاحبزادی سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بہت بیمار تھیں اور کافی حالت خراب تھی اور جس رات ہجرت تھی اس رات لگ رہا تھا کہ آج ان کی والدہ کی آخری رات ہے۔ لیکن آپ وہاں جماعتی معاملات میں مصروف تھے۔ ہجرت کے معاملات میں مصروف تھے۔ اس لئے والدہ کے کمرے تک بھی نہیں گئے اور جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔

اسی طرح ان کا خلافت خامسہ میں میرے ساتھ بھی ہمیشہ اطاعت کا، وفا کا تعلق رہا ہے۔ بلکہ اپنے بیٹے کو پوچھنے پر یہی کہا تم دیکھتے نہیں خلافت کی صداقت کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کس طرح خلافت خامسہ کے ساتھ ہیں۔ ان کے ایک بیٹے لکھتے ہیں کہ ہمیں نماز پر جگایا کرتے تھے۔ عام طور پر ذرا سخت تھے لیکن آخری دنوں میں اتنے درد سے جگاتے کہ اس سے شفقت ظاہر ہوتی۔ جو بھی ان کو اور ان کی اہلیہ کو خلفاء کے خطوط آئے ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ ان تمام خطوط کی کاپیاں بنا کے اور فائل بنا کے ہم تمام بچوں کے سپرد کر دیں کہ یہ ہماری عمر کا اَثاثہ ہے۔ ان خطوط کو اپنے پاس رکھنا۔

مرزا انس احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ان کی وفات ہوئی ہے مَیں خواب دیکھ رہا تھا کہ بھائی خورشید اور میاں احمد اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں اور ان کی ملاقات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہو رہی ہے اور کہتے ہیں کہ اُس وقت خواب میں میرے دل میں بھی خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ کرے میری ملاقات بھی اسی طرح ہو جائے۔ سو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ! مجھے بھی اپنے قرب میں بلا لے۔ تو پھر اللہ نے فرمایا کہ تم آگے آ جاؤ۔ کہتے ہیں میاں احمد سے میرا پرانا تعلق تھا اور تقریباً ہم عمر تھے۔ ان کی نیکیوں کو دیکھتا ہوں تو شرمندہ ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا موقع دے۔ کہتے ہیں کبھی کسی بات پر مجھ سے ناراض ہو جاتے تو ہمیشہ وہ مجھے معاف کرنے میں پہل کرتے تھے۔ پھر اسی طرح انہوں نے ان کی نمازوں کی حالت کے بارے میں لکھا ہے کہ جب ان کو نماز پڑھتے دیکھتا تو ایسی رقّت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے کہ مجھے رشک آتا تھا۔ انتہائی ذہین، ذمہ دار تھے۔ پنجوقتہ نماز کے لئے مسجد میں جانا، غرباء کی مدد کرنا اور ان کے کام آنا، اپنی قوتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق انہوں نے پائی۔

چوہدری حمید اللہ صاحب نے بھی یہی لکھا کہ بڑے معاملہ فہم اور صائب الرائے تھے اور اکثر اوقات مشورے کی مجالس میں آپ کی رائے ہی فیصلہ کُن ہوتی تھی۔ سلسلہ کے لٹریچر اور تاریخ سے گہری واقفیت تھی۔ جب بھی موقع پیش آتا سلسلہ کی خدمت میں آگے ہوتے۔ 74ء کے فسادات میں کئی ماہ تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بھرپور معاونت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیرون ملک دوروں میں شریک سفر ہوئے۔ ایک دفعہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندہ کے طور پر حضور کے وفد میں شامل ہوئے۔

قادیان کے کارکن اکرم صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات پر ان کو افسوس کیا تو انہوں نے بڑے درد سے مجھے کہا کہ میرے لئے قادیان میں خود بھی دعا کرنا اور دوسرے بزرگان کو بھی دعا کے لئے کہنا کیونکہ میاں خورشید کی وفات کے بعد اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے نئی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ اس طرح دعا کے لئے بھی کہتے رہتے تھے۔ جب قادیان کا سفر کرتے تو درویشوں کے گھروں میں جاتے اور اسی طرح وہاں کے درویشوں کی بیوگان اور یتامی کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے۔ مقامات مقدّسہ کا ان کو بڑا علم تھا۔ اکرم صاحب ہی یہ لکھتے ہیں کہ قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہاں دعا کیا کرتے تھے اکثر وہاں کھڑے ہو کر نوافل پڑھا کرتے تھے اور مجھے بھی نصیحت کیا کرتے تھے کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں۔ ان مقامات میں، مقدس مقامات میں رہتے ہیں۔ اس لئے یہاں بہت دعائیں کیا کریں۔ خدام الاحمدیہ کے صدر کے طور پر ان کی بڑی خدمات ہیں۔ ہر جگہ خدام تک پہنچے۔ (مبشر) گوندل صاحب نے بھی لکھا کہ ایک دفعہ ان کا سندھ کا دورہ تھا تو بعض جگہ سواری نہیں جا سکتی تھی۔ کار بھی نہیں جا سکتی تھی تو پیدل سفر کر کے جنگلوں میں خدّام تک پہنچے جس کا خدّام پہ بڑا اچھا اثر ہوا اور اب تک وہ یاد کرتے ہیں۔

اسی طرح اسفندیار منیب صاحب جو شعبہ تاریخ کے انچارج ہیں وہ لکھتے ہیں کہ تاریخ احمدیت کے لئے بھی بطور خاص مفید وجود تھے۔ مشاورتی پینل کے رکن تھے۔ نہایت باریک بینی سے تاریخ کے مسودے کو دیکھتے تھے اور نہایت قیمتی اور وقیع تجاویز دیتے اور رہنمائی فرماتے تھے۔ جماعتی تاریخی واقعات کے پس منظر یا جزئیات و نفسیات سے بخوبی واقف تھے۔ اور محمد دین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن کہتے ہیں جب ناظر اعلیٰ کی تعیناتی ہوئی تو میں ان کے کمرے میں گیا تو یہ نظارت علیاء کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور حالت دیدنی تھی کہ آنسوؤں سے آنکھیں بھری ہوئی تھیں۔ دعاؤں کے جذبات سے مغلوب چہرہ تھا اور محویت میں ڈوبا ہوا تھا اور بڑی عاجزی سے انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے کہا۔

زاہد قریشی صاحب کہتے ہیں کہ یہ جب یہ خدام الاحمدیہ کے صدر تھے تو قائد خدام الاحمدیہ لاہور نے مجھے کسی کام کے لئے ان کے پاس بھیجا۔ میں ایوان محمود میں ملاقات کے لئے دفتر میں گیا اور کاغذ ان کے سپرد کئے۔ گرمیوں کا موسم تھا اور دوپہر کا وقت تھا۔ تو کاغذات لینے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ کھانا کھا لیا ہے؟ میں نے کہا کہ ابھی کام سے فارغ ہو کر مَیں دارالضیافت میں جا کے کھاتا ہوں۔ انہوں نے کہا نہیں میرے ساتھ چلو۔ تھوڑی دیر بیٹھو۔ ابھی انتظام ہو جائے گا۔ تو کہتے ہیں مَیں سمجھا کہ یہیں ایوان محمود میں انتظام ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد باہر آئے۔ سائیکل نکالی اور پھر کہا کہ میرے پیچھے بیٹھو۔ کہتے ہیں خیر چل پڑے۔ مَیں نے راستے میں کہا کہ مَیں دارالضیافت چلا جاتا ہوں۔ راستے میں دارالضیافت آتا ہے تو انہوں نے کہا نہیں پیچھے بیٹھے رہو۔ سخت گرمی میں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

سائیکل پر گھر لے گئے اور اپنے گھر میں جا کے وہاں کھانا کھلایا اور پھر مجھے رخصت کیا۔ جب صدر خدام الاحمدیہ تھے تو ہر خادم سے ان کا ذاتی طور پر بڑا تعلق تھا۔

اسی طرح بہت سارے لوگوں نے لکھے ہیں کہ ہم نے بہت سارے کام کے سلیقے ان سے سیکھے۔ ڈاکٹر سلطان مبشر بھی لکھتے ہیں کہ بہت سارے کام کے اسلوب اور طریقے ان سے سیکھے۔ ان کو بڑی گہرائی میں جا کر کام کرنے کی عادت تھی۔ ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب ہی لکھتے ہیں کہ 84ء کے آرڈیننس کے بعد وفاقی شرعی عدالت میں جو اپیل کی گئی اس کے انتظامات کے ذمہ دار میاں احمد صاحب تھے۔ کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ میاں صاحب اچانک ایوان محمود، جہاں خاکسار بیڈمنٹن کھیل رہا تھا، خود تشریف لائے اور کہنے لگے کہ لاہور عدالت میں کتب کی ضرورت ہوتی ہے جو یہاں لائبریری سے لے جانا ہوں گی اور یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ وہاں لے کے جایا کریں اور جن کتب کی ضرورت ہوتی تھی وہ لاہور سے فون پر ربوہ لکھوا دی جاتی تھیں اور پھر لائبریری کے عملے کے ساتھ یہ خود محنت کرتے، کوشش کرتے اور کتابیں نکلواتے۔ یہ نہیں کہ صرف کہہ دیا تو چلے گئے بلکہ ان کو بیٹھ کر خود کام کروانے کی عادت تھی۔ یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھنے والے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ آج ہی میرے پاس آؤٹ ڈور میں ایک خاتون بشریٰ صاحبہ یہاں ربوہ کی رہنے والی ہیں آئیں۔ شوگر اور بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں۔ ان کے ریزلٹ دیکھ کر میں نے انہیں کہا کہ خدا کے فضل سے اب تو آپ کے نتائج نارمل آئے ہیں۔ یہ سن کر وہ رو پڑی۔ تو میں نے تعجب سے انہیں دیکھا تو انہوں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا کہ ہاں ڈاکٹر صاحب میری شوگر تو ٹھیک ہو گئی ہے مگر میرا مفت علاج کرانے والے دونوں حضرات مرزا خورشید احمد صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب اس دنیا سے چلے گئے۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں تسلی دی کہ خدا کے فضل سے جماعتی نظام کے تحت یہ علاج جاری رہے گا مگر وہ بہت یاد کرتی رہیں اور روتی رہیں۔

عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل کہتے ہیں کہ 73ء کے آخر میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کے مشورے کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر کیا تو مرزا غلام احمد صاحب اس وقت نائب صدر تھے۔ مَیں نے بھی انہیں اپنی عاملہ میں ان کے وسیع تجربے کی وجہ سے نائب صدر کے طور پر تجویز کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب اپنے علم اور تجربہ اور اپنی عمر اور مقام کے لحاظ سے مجھ سے بہت سینئر تھے لیکن جب آپ کو نائب صدر مقرر کیا گیا تو عطاء المجیب صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے انتہائی عاجزی سے ہر کام میں بھرپور تعاون کیا اور کسی مرحلے پر بھی ذرہ برابر بھی اظہار نہیں ہونے دیا کہ وہ تو مجھ سے بہت سینئر ہیں۔

ایک شاہد عباس صاحب ہیں۔ ملائیشیا سے لکھتے ہیں کہ 2005ء میں مَیں نے بیعت کی اور مرکز کی زیارت کے لئے گیا تو دفاتر میں مرزا غلام احمد صاحب تشریف لا رہے تھے تو میرے ساتھی معلّم دانیال صاحب نے مجھے کہا کہ یہ خلیفۂ وقت کے بڑے قریبی رشتہ دار ہیں۔ ان کو دعا کے لئے کہہ دیں۔ کہتے ہیں مَیں ان کے پاس گیا اور کہا کہ میں شیعہ فرقے سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا ہوں میرے لئے دعا کریں۔ انہوں نے مجھے گلے لگایا اور میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا اور بڑے جوش سے کہا کہ مَیں آپ کو ایک ایسی ہستی کیوں نہ بتادوں جن کو میں خود دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ تو مَیں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ خلیفہ وقت اور فرمایا کہ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے لکھا کرو۔ یہ نومبایع کہتے ہیں کہ مَیں نے ان کی آنکھوں میں خلیفۂ وقت کی جو محبت اور جوش دیکھا تھا وہ قابل دید تھا اور وہ لمحات خاکسار کی آنکھوں میں نقش ہو کے رہ گئے ہیں۔

انجم پرویز صاحب یہاں عربی ڈیسک کے مربی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ چوہدری محمد علی صاحب نے بتایا کہ ایک دن دوپہر کو شدید گرمی میں سائیکل پر میاں احمد کسی شخص کو تلاش کر رہے تھے جو رنگ و روغن کرنے والا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ اتنی گرمی میں کس کو تلاش کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ اس شخص کو میں نے ایک غلط ہومیوپیتھی دوائی دے دی ہے اور اب اس کی تلاش کر رہا ہوں کہ کہیں وہ کھا نہ لے تو صحیح دوائی اس تک پہنچا دوں۔ اس لئے مَیں خود اس کو تلاش کر کے اس کو دوائی پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور وہ مل نہیں رہا۔

اسی طرح جو بھی فرائض اور بہت ساری جگہوں پر جو خدمات ان کے سپرد تھیں وہ بڑے احسن رنگ میں انجام دیتے رہے۔ بہت سارے واقعات لوگوں نے لکھے ہیں۔ اسی طرح جو بھی دفتروں میں ان کے ساتھ کام کرنے والے تھے وہ کہتے ہیں کہ انتہائی نرمی سے اور پیار سے اور محبت سے کام کرواتے تھے۔ دکھی اور مشکلات میں مبتلا لوگوں اور ضرورتمندوں کی ممکن حد تک ہمدردی کرنے والے اور ان کی مشکلات دور کرنے والے اور بڑے زیرک، معاملہ فہم تھے۔ ایسی خداداد صلاحیت تھی کہ فوری طور پر معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے اور پھر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ فوری طور پر کارروائی کر کے ان کو کام سرانجام دینے کی عادت تھی۔

اسی طرح ایک دفعہ کچھ لڑکے دفتر میں آئے۔ یہ وفات سے چند دن پہلے کی بات ہے حفاظت مرکز کے جو بعض کارکنان ہیں انہوں نے ان سے زیادتی کی تھی۔ کوئی مارا مُورا تھا یا سختی کی تھی۔ وہ شکایت لے کر آئے تھے۔ کسی کو زیادہ ضربیں بھی لگی ہوئی تھیں۔ اس پر انہوں نے ان سے کہا کہ تم نے ہسپتال میں جا کر دکھایا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو ان کو کہا کہ پہلے جا کر علاج کرواؤ۔ آج دفتر میں چھٹی ہے۔ جب دفتر کھلتا ہے تو میں انشاء اللہ ساری کارروائی کروں گا اور جو بھی قصوروار ہے، چاہے وہ عہدیدار ہو اس کو سزا ملے گی اور فوری طور پر وہاں کارروائی بھی کر دی اور لڑکوں کو بھیجا کہ پہلے اپنا ہسپتال سے علاج کروا کے آؤ۔

دیوان میں اقبال بشیر صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ جب میاں احمد صاحب کو ناظر دیوان بنایا گیا تو دفتر کا عملہ تھوڑا تھا اور صرف دو کلرک تھے اور ایک مددگار تھا۔ کام جب زیادہ ہو جاتا تھا تو اکثر اوقات یہ ہوتا تھا کہ میاں احمد صاحب ہمارے ساتھ آ کے بیٹھ جاتے تھے اور ڈاک کی آمد و روانگی وغیرہ کا کام ہمارے ساتھ کیا کرتے تھے۔

ریاض محمود باجوہ صاحب، مربی رہے ہیں۔ ریٹائر ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دن میں دفتر میں بیٹھا تھا تو دوران گفتگو میاں صاحب کے لہجے میں سختی آ گئی اور عام طور پر ہو بھی جاتا ہے اور مجھے اس پر کوئی ملال اور تعجب بھی نہیں تھا۔ مَیں گھر آ گیا۔ شام ہوئی تو دروازے پر دستک ہوئی۔ مَیں نے دروازہ کھولا تو میاں صاحب کھڑے تھے۔ ان کو دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ آج آپ سے دفتر میں تلخی سے بات ہوئی ہے۔ اس پر آپ سے معذرت کرنے آیا ہوں۔ کہتے ہیں ان کا یہ رویّہ تو میرے تصور میں بھی نہیں تھا۔ اس وقت سے میں ان کا قائل ہوں۔ اسی طرح ایک مددگار کارکن نے بھی لکھا۔ ایک عام کارکن نے بھی لکھا کہ مجھے پہلے ڈانٹا۔ اس کے بعد معذرت کی۔ اسی طرح ایک اور واقعہ کسی نے لکھا کہ میرے سے دفتر میں کچھ زیادتی ہوئی تو انہوں نے تھوڑی سی تنبیہ کی۔ مَیں گھر میں بیٹھا استغفار کر رہا تھا تو اتنے میں دروازہ کھٹکا اور جب میں باہر گیا تو دیکھا کہ میاں احمد صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج میں نے تمہیں کچھ سخت الفاظ کہہ دیئے تھے۔ اس کے لئے معذرت ہے اور واپس مڑ کے کار میں بیٹھے اور واپس آ گئے۔

مبشر ایاز صاحب کہتے ہیں کہ مَیں خالد رسالہ کا ایڈیٹر تھا۔ محمود بنگالی صاحب مرحوم آسٹریلیا سے تشریف لائے ہوئے تھے ان کا انٹرویو تھا۔ انہوں نے ایک واقعہ بتایا کہ جب میاں احمد صاحب صدر تھے تو اس وقت وہ تربیتی کلاس کے دوران ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس تھے۔ جب کلاس ختم ہوئی تو انہوں نے جب بِل پیش کیا تو کچھ آنے بجٹ سے زائد خرچ ہو گئے تھے۔ کچھ آنے کا مطلب ہے کہ چند پیسے۔ صدر صاحب کی طرف سے بل مسترد ہو گیا۔ رد ہو گیا کہ یہ نہیں پاس ہو سکتا۔ کہتے ہیں مَیں خود ان کے پاس گیا کہ یہ کون سی بڑی بات ہے۔ چند آنے زائد ہوئے ہیں اور یہ کوئی ایسی بڑی رقم نہیں ہے۔ اگر آپ نہیں دیتے تو مَیں اپنی جیب سے خرچ کر لیتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ جیب سے خرچ کرنے کا معاملہ نہیں ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ مَیں آپ لوگوں کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جماعتی اموال کو خرچ کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے اور جو جماعتی قواعد ہیں جو نظام موجود ہے ان کو فالو (follow) کرنا چاہئے۔ اور اگر ضرورت زیادہ تھی تو پہلے منظوری لیتے پھر خرچ کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ بنگالی صاحب کہا کرتے تھے کہ ان کی یہ گرفت جو تھی یہ پھر باقی زندگی میں میرے بہت کام آئی۔ کہتے ہیں خلافت کے ساتھ بھی ان کا بڑا تعلق تھا۔ ایک دفعہ ایک افتاء کمیٹی میں زکوٰۃ کے معاملے میں بات ہو رہی تھی۔ افتاء نے ایک رپورٹ تیار کی تھی۔ میرا خیال ہے گھوڑوں کے اوپر زکوٰۃ نہ ہونے کے اوپر شاید بحث ہو رہی تھی۔ اس کو مَیں نے ردّ کر دیا اور میں نے کہا اس کا دوبارہ جائزہ لیں۔ اجتہاد کی ضرورت ہے۔ کئی کمیٹیاں بنیں۔ ہر دفعہ علماء کی لمبی لمبی بحثیں ہوتی تھیں اور نتیجہ پہ نہیں پہنچتے تھے۔ آخر صدر صاحب نے ان کو اس کمیٹی کا صدر بنایا۔ وہاں بھی علماء بڑی تیاری کر کے آئے تھے کہ مَیں نے جو بات کی ہے اس کے اُلٹ کریں۔ تو انہوں نے کچھ دیر تو ان کی بات سنی۔ پھر مبشر ایاز صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے بڑے جلالی رنگ میں کہا کہ جب خلیفۂ وقت نے فیصلہ کر دیا تو پھر ہم یہ سوچ کیوں رہے ہیں کہ اس کے خلاف ہو سکتا ہے اور ساری دلیلوں کو ردّ کر دیا اور یہ نہیں دیکھا کہ کون بڑا عالم ہے اور کون کیا کہہ رہا ہے۔ کہتے ہیں تاریخ احمدیت اور جماعتی واقعات اور روایات کے تو گویا یہ انسائیکلوپیڈیا تھے اور کہتے ہیں کہ آجکل مَیں سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھ رہا ہوں کہیں مجھے دقّت پیش آتی تو ان کی طرف رجوع کرتا اور ان کا اس بارے میں بڑا مستند اور ثقہ اور ٹھوس علم تھا۔ اسی طرح قادیان کے مقامات کے بارے میں بڑا علم تھا اور اگر قادیان میں کوئی ان کو کہہ دیتا کہ ہمیں دکھائیں اور وہاں کے تاریخی مقامات کا تعارف کروائیں تو بڑی خوشی سے تعارف کروایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ تو یہ بیمار تھے۔ پاؤں میں موچ پڑی ہوئی تھی لیکن پھر بھی کسی کو احساس نہیں ہونے دیا اور لے کے پھرتے رہے۔ جب سیڑھیاں چڑھنے لگے تو تب مبشر ایاز صاحب کہتے ہیں ہمیں احساس ہوا بلکہ انہوں نے خود ہی بتایا کہ مجھے یہ تکلیف ہے۔ تب ہمیں شرمندگی ہوئی کہ کیوں ان کو تکلیف دی۔

اسی طرح اور بہت سارے معاملات ہیں۔ جب بھی جماعتی خدمت کے لئے کہیں بھیجا تو پھر انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ رستے میں تکالیف کیا ہیں۔ ایک دفعہ کسی جماعتی معاملہ میں دو فریقین میں لڑائی ہو گئی تھی۔ ان کی صلح کے لئے ان کو بھیجا گیا اور راستہ بڑا خراب تھا۔ کار آگے جا نہیں سکتی تھی۔ ٹریکٹر ٹرالی پر مرزا خورشید احمد صاحب بھی

کلامُ الامام

”قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آب پاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 401)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

”تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے رُوحانی موت ہے۔“

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 437)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اور میاں غلام احمد صاحب بھی دونوں بیٹھے اور مربیان کو ساتھ بٹھایا اور چلے۔ راستے میں ایک ایسا راستہ آیا کہ ٹرالی کا وہاں سے گزرنا بھی خطرناک تھا۔ وہاں سے پھر اترے۔ پھر پیدل چلے اور آخر کار جب اس گاؤں، اس جگہ پر پہنچے تو مسجد میں بلا کر فیصلہ دیا۔ انہوں نے دعائیں بھی کیں اور لوگوں کو بھی احساس ہوا ہوگا کہ جب اتنی دُور سے اور مشکل سفر کر کے آئے ہیں تو سالوں کی جو لڑائی تھی اور ان کا معاملہ تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی قربانی اور ان کی دعاؤں کی وجہ سے حل ہو گیا۔

اور بہت سارے واقعات ہیں۔ کچھ ملتے جلتے، کچھ نئے۔ لیکن اب وقت نہیں ہے کہ بیان کئے جائیں۔ ہر ایک نے لکھا ہے کہ کارکنوں کے ساتھ بہت زیادہ محبت سے پیش آیا کرتے تھے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کا خیال رکھنا۔ پھر وہ لکھتے ہیں کہ جب یہ نائب ناظر تعلیم تھے تو اگر خلیفہ وقت کی طرف سے بعض حالات کی وجہ سے کسی طالبعلم کے وظیفہ کی نامنظوری آجاتی تو اس وقت یہ کہا کرتے تھے کہ وظیفہ کی منظوری یا دوسری خوشی کی کوئی خبر ہو تو خلیفۂ وقت کی طرف سے دیا کرو اور اگر ناراضگی اور نامنظوری ہے تو ہمیں اپنی طرف سے دینی چاہئے۔

ظفر احمد ظفر صاحب مربی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے بھی پاؤں میں فریکچر ہونے کا وہی واقعہ پھر سنایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہم بھی ساتھ تھے پاؤں سوج گیا لیکن انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ سلیم صاحب بھی یہ لکھتے ہیں کہ جب آپ حضرت خلیفۃ ثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے تو جب زیادہ ڈاک اکٹھی ہو جاتی تھی تو سارے سٹاف کو کہا کرتے تھے کہ اپنی اپنی ساری ڈاک ایک جگہ اکٹھی کر دو اور پھر سب تقسیم کرو اور تقسیم میں خود اپنے ذمہ بھی لیتے تھے اور کہتے ہیں ہم کلرکوں سے زیادہ ڈاک یہ خود پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر اپنے ذمہ لیا کرتے تھے اور جواب دے کے ہمارے سے پہلے کام بھی ختم کر لیا کرتے تھے۔ خط لکھنے میں ڈرافٹنگ میں بھی ان کو بڑا اچھا ملکہ تھا اور تحریر بھی ان کی بڑی شُستہ تھی۔ بڑی پختہ تحریر تھی اور ڈرافٹنگ جیسا کہ مَیں نے کہا بہت اچھی تھی۔ وکالت مال ثانی کے ایک کارکن لکھتے ہیں کہ تحریک جدید کی ہم تاریخ لکھ رہے تھے 'مالی قربانی ایک تعارف' اس پہ ہم لکھ رہے تھے۔ کئی غلطیاں نکلیں اور آخر فائنل ڈرافٹنگ کر کے جو وکیل المال تھے انہوں نے کہا کہ یہ فائنل میاں احمد کو دے آؤ تاکہ وہ پڑھ لیں اور دیکھ لیں کوئی نقص تو نہیں رہ گیا۔ کہتے ہیں تو میں نے کہا چلو ٹھیک ہے میاں احمد کو دے دیتے ہیں۔ 150 سے 200 صفحے ہیں۔ اتنا کام تھا کہ چار پانچ دن تو ہمیں سکون ملے گا۔ لیکن کہتے ہیں صبح مَیں دفتر آیا تو وہ لفافہ پڑا ہوا تھا اور اس پہ درستیاں بھی کی ہوئی تھیں اور نشان بھی لگائے ہوئے تھے اور راتوں رات وہ ساری پڑھ کے انہوں نے صبح اس تک پہنچا دی۔ یہ تھی ان کی کام کی efficiency جو ہر کارکن کے لئے ایک نمونہ ہے۔

صدر مجلس کارپرداز تھے۔ وہاں بھی بڑی گہرائی سے جائزہ لیا کرتے تھے۔ پھر جب یہ ناظر اصلاح وارشاد مقامی تھے تو سمیع اللہ زاہد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے مجھے کہا کہ جتنے مربیان کی فیملیز یہاں رہتی ہیں ان کی فہرست بناؤ۔ چنانچہ جب میں نے ان کو فہرست دی تو اپنی اہلیہ کے ساتھ ہر فیملی کے گھر میں گئے اور ان کو کہا کہ تمہارے خاوند میدان عمل میں ہیں اس لئے تمہاری کوئی پریشانی ہو، کوئی ضرورت ہو تو اُن کو پریشان نہیں کرنا۔ تم مجھے آ کے بتایا کرو۔

فرید الرحمن صاحب یہاں تعمیل وتنفیذ کے وکالت کے کارکن ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ چوہدری محمد علی صاحب کی کتاب کی کمپوزنگ مَیں نے کی اور فائنل مسودہ دکھانے کے لئے چوہدری صاحب نے مجھے ان کے پاس بھیج دیا۔ میں نے ان کو دیا اور تھوڑی دیر کے لئے رکا۔ تو انہوں نے پوچھا کہ کوئی مسئلہ ہے۔ میں نے بڑے ڈرتے ڈرتے کہا میری والدہ کا آپریشن ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے اتنی بات ہی کی تھی تو انہوں نے کہا کہ کتنی رقم چاہئے؟ اور اپنی دراز سے خزانے کی چیک بُک نکالی اور میز پر رکھی۔ تو مَیں نے کہا سات ہزار روپیہ چاہئے۔ ضرورت ہے مجھے دے دیں اور جب میرا بِل آئے گا تو اس میں سے کاٹ لیں۔ لیکن انہوں نے اپنے ذاتی اکاؤنٹ میں سے مجھے چیک دیا اور فرمایا کہ دعا بھی کروں گا۔ تمہارا یہ مسئلہ نہیں ہے کہ بِل آئے، کاٹوں یا نہ کاٹوں۔ تم یہ پیسے لے جاؤ اور اگر اَور بھی ضرورت ہو تو میرے پاس آ جانا اور ڈرنا نہ۔ اسی طرح حافظ صاحب نے بھی لکھا ہے کہ خلافت سے ان کا ایک خاص تعلق تھا جو ہر موقع پر ظاہر ہوتا تھا۔ اور جب ان کو ناظر اعلیٰ بنایا گیا ہے تو انجمن کے اجلاس میں ناظران کے سامنے مجلس میں انہوں نے جو پہلی بات کی وہ یہ تھی کہ مجھے تعاون کے لئے کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تو آپ سب خدّام سلسلہ بہرحال کریں گے کیونکہ خلیفۃ المسیح نے مجھے مقرر کیا ہے۔ لیکن مجھے آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے کیونکہ بعض وجودوں کے قدموں میں جگہ پانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح جب نظارت دیوان سے یہ بدلے گئے اور ناظر اعلیٰ بنائے گئے تو ان کے ایک کارکن لکھتے ہیں کہ دفتر جانے سے پہلے ہمیں خود دفتر ملنے کے لئے آئے اور پھر کہا کہ آپ سے رخصت لینے آیا ہوں۔ یہ الفاظ سن کر ہمارا دل بہت بھر آیا تو ہم نے کہا کہ میاں صاحب! آپ یہیں رہ جائیں یا ہمیں بھی ساتھ لے جائیں۔ جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ مَیں کیسے ساتھ لے جا سکتا ہوں۔ مَیں تو خود خلیفۃ المسیح کے حکم پر جا رہا ہوں۔ اور پھر یہاں سے چند دنوں بعد ہی اپنے رب کے حکم سے اُس کے پاس چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ یہ اس جگہ چلے گئے جہاں ہر ایک نے اپنی باری پر جانا ہے۔ لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی رضا کے لئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی اور وہ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جس طرح انہوں نے وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھایا اور اپنے سپرد خدمات کو نبھایا اللہ تعالیٰ باقیوں کو بھی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام واقفین زندگی اور عہدیداران کو بھی چاہئے کہ اسی طرح کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی نیک، صالح، فدائیت اور وفا کے ساتھ خدمت کرنے والے کارکنان مہیا کرتا رہے۔

دوسرا جنازہ جو آج مَیں نے پڑھانا ہے وہ مکرمہ دیپا نو فرخ ھود صاحبہ کا ہے۔ 26 / جنوری کو 47 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کی وفات ہائی بلڈ پریشر اور انتڑیوں میں انفیکشن کی وجہ سے ہوئی۔ آپریشن ہوا لیکن ایک ہفتہ کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے کافی لمبی بیماری دیکھی ہے کیونکہ 15 سال کی عمر میں ان کے دونوں گُردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود جب سے وہ احمدی ہوئی ہیں نماز وقت پر ادا کرتی تھیں اور تہجد کا بھی خیال رکھتی تھیں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی کیا کرتی تھیں حالانکہ یہ عیسائیت سے احمدی ہوئی تھیں۔ 2004ء میں انہوں نے اسلام قبول کیا اور اس کے بعد سے نمازوں میں، تلاوت میں اور تہجد میں باقاعدگی رکھی۔ انہوں نے احمدیت سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ بعد میں پھر احمدی مسلمان بنیں۔ انہیں اس بات کا احساس تھا کہ مسلمانوں کی حالت میں اس وقت کوئی خرابی ہے۔ چنانچہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخرت کے بارے میں پیشگوئیوں کی بناء پر حقیقت کو تلاش کرنا شروع کیا اور اس وجہ سے پھر احمدیت میں شامل ہوئیں۔ یہ کہتی ہیں میں اپنے آپ کو آہستہ آہستہ موت کی طرف جاتا محسوس کر رہی تھی یہاں تک کہ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو یہ تقریباً موت کی آغوش میں تھیں۔ ان کے ڈاکٹر جو غیر مسلم تھے وہ کہتے تھے کہ جب سے یہ اللہ سے ملی ہے ان کا دل نئی سانسیں لے رہا ہے۔ اسلام احمدیت قبول کرنے سے پہلے انہیں ہیپا ٹائٹس سی (Hepatitis C) بھی ہو گئی تھی مگر بیعت کرنے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ شفا عطا فرمائی۔ اپنی اس معجزانہ شفا کا یہ اپنی فیملی کے لوگوں سے اکثر ذکر کیا کرتی تھیں۔ دو دفعہ یہ مجھے مل چکی ہیں اور ہمیشہ بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کیا۔ امیر صاحب کہتے ہیں مَیں ان سے چند دن پہلے ملنے گیا تو کھانا تیار کیا ہوا تھا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس تکلّف کی کیا ضرورت تھی۔ تو انہوں نے کہا آپ پہلی بار میرے گھر آئے ہیں اور خلیفۂ وقت کے نمائندے کی حیثیت سے آئے ہیں۔ ہر وقت ان کے گھر میں ایم ٹی اے لگا رہتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی جو خواہشات تھیں کہ ان کی فیملی بھی احمدی مسلمان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان خواہشات اور دعا کو قبول فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

"یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت
صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 481)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے
تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں
اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے
(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدعا صفحہ 24)
ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

یادر کھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہدایت دیتا ہے جو اُس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے

صدق بڑی چیز ہے، اس کے بغیر عمل صالحہ کی تکمیل نہیں ہوتی

اس لئے فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا خدا تعالیٰ میں ہوکر جو مجاہدہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6/اکتوبر 2017 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال نئے آنے والوں کی ایمانی حالت بعض پیدائشی احمدیوں کو کس طرح شرمندہ کر رہی ہوتی ہے۔

جواب حضور انور نے فرمایا: میں وقتاً فوقتاً بعض لوگوں کے ایمان افروز واقعات بیان کرتا رہتا ہوں جو بعض پرانے احمدیوں کو اپنی حالتوں میں بہتری پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ بعض لکھتے ہیں کہ نئے آنے والوں کی یہ ایمانی حالت ہمیں شرمندہ کر رہی ہوتی ہے اور توجہ دلا رہی ہوتی ہے کہ ہم بھی ایمان میں بڑھنے کی کوشش کریں۔

سوال مغربی ممالک میں رہنے والے بعض لوگوں کی حضور انور نے کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنے آپ کو بڑا پڑھا لکھا اور ترقی یافتہ سمجھتے ہیں لیکن دنیا نے ان کو اس قدر اپنے اندر جذب کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی ویسی توجہ نہیں جیسی ایک احمدی کا فرض ہے۔ دینی فرائض سے غافل ہیں۔ یہ لوگ دینی حالت کی بہتری کے بارے میں سوچتے نہیں۔

سوال جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بیعتوں اور ایمان میں ترقی کے واقعات صرف افریقہ، عرب یا ایشیا میں ہی کیوں ہوتے ہیں یورپ میں رہنے والوں کے ایسے واقعات کیوں نہیں ہوتے ، ایسے لوگوں کو حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مغربی ممالک میں رہنے والے ان لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دیتا ہے جو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اگر ایک انسان کو دین اور خدا سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، جو خود اپنی عاقبت برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا اور وہ رہنمائی اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

سوال دین کی طرف توجہ دینے والے اور نبیوں کو قبول کرنے والے کون لوگ ہوتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انبیاء کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ دین کی طرف توجہ دینے والے اور انہیں قبول کرنے والے عموماً غریب اور کمزور لوگ ہی ہوتے ہیں۔ دُنیا دار تو تکبر کے مارے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو دنیاوی کاموں میں ڈوبے ہوئے ہونے کی وجہ سے فرصت ہی نہیں ہوتی کہ وہ دین کی طرف توجہ دیں۔ جب ان کو اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی ان کی کیا پرواہ ہے کہ ان کی رہنمائی کرے۔

سوال قرآن مجید میں کفار کی حالت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: کفّار کی زندگی بالکل چوپاؤں کی سی زندگی ہوتی ہے جن کو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اَور کوئی کام نہیں ہوتا۔ يَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ۔ ان لوگوں کی نسبت فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ یعنی میرا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو۔

سوال اعمال صالحہ کی تکمیل کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: صدق بڑی چیز ہے۔ اس کے بغیر عمل صالحہ کی تکمیل نہیں ہوتی۔ اس لئے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا خدا تعالیٰ میں ہوکر جو مجاہدہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لیکوئین گاؤں کی ایک معمر خاتون کے اخلاص کا کیا واقعہ بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس گاؤں میں ایک معمّر خاتون نے بیعت کی اور معلّم نے گاؤں والوں کو بتایا کہ یہاں سے پندرہ کلو میٹر دُور ہماری مسجد ہے وہاں نماز جمعہ کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ گاؤں اور اس مسجد کے درمیان ایک برساتی نالہ تھا۔ وہ خاتون ہر جمعہ کو مسجد جانے کی کوشش کرتی اور نالہ بھرا ہوا دیکھ کر نالے کے پاس ہی نماز ادا کر لیتی۔ ایک مہینے کے بعد نالے میں پانی کم ہوا تو وہ مشن آئی اور تمام واقعہ بیان کیا۔ ان کے اس اخلاص سے متاثر ہو کر اس گاؤں کے مزید تیس افراد نے بیعت کی۔

سوال ترکی کی میرا صاحبہ نے اپنی بیعت کی کیا تفصیل بیان کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا صاحبہ کہتی ہیں کہ میرے میاں ایم ٹی اے العربیہ بڑے شوق سے دیکھتے تھے۔ پھر میں نے دجّال کے بارے میں جماعت کی تیار کردہ فلم دیکھی اور تفسیر بڑی منطقی اور معقول معلوم ہوئی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ اس کے بعد ایک دفعہ عبدالقادر عودہ صاحب نے دورہ کیا تو میں نے بیعت کر لی۔ پھر میری بہو اور بیٹیوں نے بھی بیعت کر لی۔ اسی دن خواب میں دیکھا کہ سورۃ کہف کی آیات پڑھ رہی ہوں۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ ہمیں دجّال کے شر سے بچائے گا اور میں امام مہدی کے اعوان وانصار میں سے بنوں گی۔

سوال حضور انور نے بینن میں ایک نئی جماعت کے قیام کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: معلّم زکریا صاحب نے ایک گاؤں میں امام صاحب اور گاؤں کی کمیٹی کی اجازت سے سورۃ فاتحہ کی تفسیر اور امام مہدی کی آمد کے متعلق تقریر کی۔ تقریر کے بعد مسجد کمیٹی کے صدر کہنے لگے کہ میں مسلمان پیدا ہوا ہوں مگر آج تک میں نے سورۃ فاتحہ کی ایسی تفسیر نہیں سنی۔ اگر جماعت احمدیہ کی یہی تعلیم ہے تو ہم اس جماعت کو قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ گاؤں کی مُسلم تنظیم کے تمام افراد نے جماعت کو قبول کر لیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برکینا فاسو کے نابیرا گاؤں میں ایک مخالف مولوی کی ناکامی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہاں نماز جمعہ کا آغاز کیا گیا لیکن غیر احمدی مولوی نے جماعت احمدیہ کی مسجد کے سامنے اپنی مسجد بنائی اور اعلان کیا کہ احمدیہ مسجد اب صرف صفیں رکھنے والا سٹور بن جائے گا اور وہاں کوئی نمازی نہیں آئے گا۔ لیکن ہوا اس کے الٹ۔ اس کی مسجد میں تو صرف گھر کے رشتہ دار ہی نماز پڑھتے ہیں اور ہماری مسجد میں نمازیوں کی حاضری دو سو سے اڑھائی سو تک ہوتی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لکھیم پور کے عبد الستار صاحب کی مضبوطی ایمان کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبدالستار صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ بارہ سال قبل بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے لیکن بیعت کے بعد ہماری اس قدر مخالفت ہوئی کہ زمین اونے پونے فروخت کر کے لکھیم پور شہر میں آئے۔ لیکن مخالفین نے ہمارا پیچھا نہ چھوڑا اور شہر کے مسلمانوں کو متنفّر کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم الشان نشان دکھایا کہ ایک حادثے میں نتیجہ میں مخالفین کی بس ٹرین سے ٹکرا گئی اور 28 لوگ ہلاک ہو گئے۔ بعدہ شہر کی بڑی مسجد کے ایک مولوی نے باقی مخالفین اور عبدالستار صاحب کی فیملی کو مسجد میں بلایا۔ مولوی صاحب نے مخالفین سے کہا کہ آپ لوگ ان سے معافی مانگیں اور مخالفت چھوڑ دیں اور قطع تعلق ختم کریں۔ چنانچہ اس حادثے کے بعد مخالفت بالکل ٹھنڈی پڑ گئی۔

سوال کوسووو کے ایک مشہور عالم کو جماعت احمدیہ کی مخالفت کے نتیجہ میں کیا عبرت ناک انجام بھگتنا پڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کوسووو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس عالم نے کئی سال قبل ریڈیو وغیرہ پر پروگراموں کے دوران احمدیہ جماعت کے خلاف کافی اشتعال انگیز باتیں کی تھیں اور انٹرنیٹ وغیرہ پر بھی جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ اس طرح سے لیا کہ پہلے تو اس کے کیریکٹر پر الزام لگنے کی وجہ سے اس کو یونیورسٹی سے معطّل کر دیا گیا۔ پھر پولیس نے اس کو دہشت گردی کی پشت پناہی اور بلیک مَنی کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ کئی دن حراست میں رکھا۔ اس کو جامعہ مسجد کی امامت سے نکال دیا گیا۔ تمام ذمہ داریاں اس سے واپس لے لی گئیں۔

سوال حضور انور نے یو پی کے ایک نومبائع کی مضبوطی ایمان کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک اور مثال یُو پی کے ایک گاؤں میں باوجود مخالفت کے ایک دوست محمد حنیف صاحب احمدیت پر قائم رہے۔ اسی مخالفت کے دوران ان کا بیٹا وفات پا گیا۔ مخالفین نے اس شرط سے جنازے کی اجازت دی کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کرو گے تو تبھی ہم تمہارے بیٹے کا جنازہ پڑھیں گے اور قبرستان میں دفنانے کی اجازت دیں گے۔ لیکن حنیف صاحب نے اپنے بچوں کو ساتھ لے کر جنازہ پڑھ کر اپنے بیٹے کو اپنے ہی مکان میں دفن کر دیا۔

سوال ریڈیو کے ذریعہ ایک عیسائی کی بیعت کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک عیسائی دوست سوئے جورافن نے ایک روز ہمارے ریڈیو پروگرام کے دوران فون کر کے حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کے متعلق سوال کیا۔ ان کے سوالات کے جواب دیئے گئے تو ان کو شرح صدر ہو گیا اور انہوں نے اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ کا مسلک درست ہے اور حضرت عیسیٰؑ صرف ایک نبی تھے اور ان کی آمد ثانی ہو چکی ہے اور وہ اسلام احمدیت میں داخل ہو گئے۔

سوال تبلیغ کس طرح ایک شخص کے حق میں فیصلہ کروانے کا ذریعہ بن گئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جرمنی کے ایک اسائلم سیکر اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ میری ایک جج کے پاس فائنل پروٹوکول تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم اپنی جماعت کے فلائر تقسیم کرتے ہو؟ اس پر مَیں نے کہا کہ جی میں فلائر تقسیم کرتا ہوں۔ پھر جج نے پوچھا کہ کن جگہوں پر فلائر تقسیم کرتے ہو؟ میں نے چند جگہوں کے نام لئے تو وہ جج کہنے لگا کہ ٹھیک ہے فلاں جگہ پر مَیں نے بھی فلائر لیا تھا۔ چلو جاؤ تمہارا کیس پاس کرتا ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے لوگوں کے درمیان پہچانے جانے کے متعلق کیا الہام ہوا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً فرمایا تھا کہ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ کہ ”ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مدد کی جائے گی اور تُو لوگوں میں شناخت کیا جائے گا۔

سوال حضور انور نے بعض لوگوں کے اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ جماعت احمدیہ مبالغہ سے کام لیتی ہے اور انہوں نے زائد ممالک اپنے پاس سے بنا لیے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید جماعت مبالغہ کرتی ہے اتنی تعداد تو دنیا میں ملکوں کی ہے ہی نہیں جتنی ہم لوگ کہتے ہیں۔ کیونکہ یو این (UN) کی ممبر شپ بھی 190 یا پچانوے ملک ہیں۔ بیشک یُو این (UN) کی ملکوں کی ممبر شپ اتنی ہی ہے لیکن دنیا میں تعداد دو سو بیس ممالک کے قریب ہے۔ گزشتہ دنوں بی بی سی نے کسی گیم کے حوالے سے بات کی تھی تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ یہ پروگرام جو ہے، یہ میچ جو ہے دنیا کے 220 ممالک میں دیکھا جائے گا۔ تو بعض نوجوانوں کا جو یہ تصور ہے، یہ جو خیال ہے وہ اسے دماغوں سے نکالیں۔

☆......☆......☆

ارشادِ نبوی ﷺ

اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ (ابن ماجہ)

(اپنے بچّوں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤ)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

ہر عورت اور ہر مرد کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے، آج کی مائیں اگر تقویٰ پر قدم ماریں گی تو احمدیت کا مستقبل محفوظ کر رہی ہوں گی

آیات قرآنی کے حوالہ سے مختلف معاشرتی برائیوں سے بچنے کیلئے تفصیلی نصائح (جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مستورات سے خطاب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جنگ کے ذریعہ زبردستی اسلام کو پھیلانے کا الزام سراسر جھوٹا اور خلاف واقعہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد ظالم کے ظلم کے خلاف اور مظلوم کو ظلم سے بچانے کیلئے تھا

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم و کردار کے حوالہ سے اسلامی جنگوں کی حقیقت کا ایمان افروز بیان (جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب)

بلغاریہ کے جماعتی وفد سے ملاقات، نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ، واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد، بچوں اور بچیوں کی الگ الگ تقریبات آمین، ناصر باغ کا وزٹ، فیملی ملاقاتیں، فرینکفرٹ میں لائبریری اور کتب کے سٹور کا معائنہ اور اہم ہدایات، Wabem میں زیر تعمیر مسجد بیت المقیت کا معائنہ اور افراد جماعت سے ملاقات، کاسل میں مسجد محمود کے سنگ بنیاد کی تقریب، بیت الظفر میں قیام، Hannover میں مسجد بیت السمیع کے سنگ بنیاد کی تقریب، ہمبرگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال، قضاء بورڈ (جرمنی)، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز کا انعقاد، کارکردگی کا جائزہ اور نہایت اہم تفصیلی ہدایات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

27 اگست 2005ء (بروز ہفتہ)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مستورات سے خطاب

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا دوسرا دن تھا۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مستورات سے خطاب کیلئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ 15 ہزار سے زائد خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ جلسہ سالانہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ؎

زندہ وہی ہیں جو خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں

میں سے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے گئے۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی درج ذیل آٹھ طالبات کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے: عزیزہ شمائلہ جاوید صاحبہ، مریم غفار صاحبہ، نبیلہ احمد صاحبہ، فرزانہ مجید صاحبہ، مریم احمد صاحبہ، ثروت قدیر صاحبہ، منزّہ عاقل خان صاحبہ، عطیۃ البشیر خان صاحبہ۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب طالبات کیلئے مبارک کرے۔ آمین۔

اس کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الحجرات کی آیات نمبر 12 تا 14 کی تلاوت کے بعد ان آیات کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا: یہ ہے وہ بنیادی تعلیم جو اگر معاشرہ میں رائج ہو جائے تو یہ دنیا انسان کیلئے جنت بن جائے۔

حضور نے فرمایا: عورتوں کی آبادی دنیا کے ہر ملک میں مردوں سے زیادہ ہے۔ اگر عورت کی اصلاح ہو جائے اور وہ تقویٰ پر قائم ہو جائے، معاشرہ میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگ جائے تو بہت سے فساد اور جھگڑے جنہوں نے دنیا کو برباد کیا ہوا ہے ختم ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے ان آیات میں بعض برائیوں سے رکنے اور تقویٰ پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی ہے۔

یہ بات عورت کی فطرت میں ہے کہ وہ اپنی بڑائی بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اپنے مقابل پر دوسرے کو عموماً اپنے سے کمتر محسوس کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نصیحت فرمائی کہ کسی دوسری قوم کو بُرا نہ سمجھو۔ تم جس کو بُرا سمجھ رہے ہو ممکن ہے وہ خدا کے نزدیک تم سے بہتر ہو۔ اور جس کو تم اچھا سمجھ رہے ہو وہ خدا کے نزدیک بُرا ہو۔

حضور نے فرمایا: یاد رکھو کہ یہ صرف خدا کو پتہ ہے وہی غیب کا علم رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون برا ہے اور کون اچھا ہے اور دلوں میں کیا بھرا ہوا ہے۔ کس نے آئندہ کس حالت میں ہونا ہے۔ تم جس کو بُرا جانتی ہو اس کو آئندہ نیکیوں کی توفیق مل جائے اور جو نیک ہے اس کو بُرائیاں مل جائیں۔ پس جب تم کسی کے بارہ میں علم نہیں رکھتیں تو پھر بلاوجہ اس کے بارہ میں رائے زنی کرنے، تبصرہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔

حضور نے فرمایا: جب تم کسی کو حقیر سمجھ کر ذلیل کرنے کی کوشش کرتی ہو۔ پبلک میں بیٹھ کر، مجلس میں بیٹھ کر مذاق کیا جاتا ہے، تحقیر کی جاتی ہے، طنز کئے جاتے ہیں تو اس سے جہاں معاشرہ میں فساد پیدا ہوتا ہے وہاں عورت گنہگار ہوتی ہے۔ کسی کے بارہ میں یہ کہہ کر بات کرتی ہے کہ مَیں اس کو اچھی طرح جانتی ہوں، یہ ہے ہی ایسا۔ اس کا سارا خاندان ہی ایسا ہے۔ اس طرح اس کی برائیاں بیان کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دعوے باریک نظر سے دیکھیں تو خدائی کے دعوے ہیں گویا یہ اظہار ہے کہ مَیں غیب کو جانتی ہوں۔

حضور نے فرمایا: پس ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنا، برائیاں تلاش کرنا چھوڑ دو۔ اللہ سے ڈرو۔ یہ باتیں تم کو خدا سے دور کر دیں گی اور پھر ان باتوں کو اختیار کرنے کی وجہ سے مزید گند میں پڑتی چلی جاؤ گی اور فاسد کہلاؤ گی۔

حضور نے فرمایا کہ بعض نام بگاڑ کر رکھ دئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی ہے کہ ایک دوسرے کو ایسے ناموں سے نہ پکارو جو بگاڑ کر رکھے جاتے ہیں۔ یہ باتیں ایمان میں کمزوری کا باعث بنتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایسی حرکتیں کرنے کے بعد تمہاری ایمانی حالت جاتی رہے گی۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں موقع دیا ہے تم آسمانی انعاموں کے وارث بنو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر جو انعام تمہیں حاصل ہوا ہے اس کی قدر کرو۔ نیکیوں میں آگے بڑھو اور بیہودہ باتوں میں نہ پڑو۔ تمہارا یہ اعزاز جو تمہیں زمانے کے امام کو مان کر حاصل ہوا ہے۔ اپنے اس اعزاز کو برقرار رکھنے کی کوشش کرو۔ اس تعلیم پر عمل کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے۔ اپنے اخلاق اعلیٰ کرو، اسی میں بڑائی ہے۔ یہ اللہ کے فضلوں کے ساتھ بلند ہوں گے اور اللہ کے فضلوں کے ساتھ ایسی صورت میں بلند ہوں گے جب تم عاجزی دکھاؤ گی، ایک دوسرے کی عزّت کرنا سیکھو گی۔ جب اپنی جھوٹی عزتوں کو پس پشت ڈال کر خدا کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے کی کوشش کرو گی۔

حضور نے فرمایا: معاشرے کو فساد سے پاک کرنے کیلئے جو باتیں ضروری ہیں ان میں سے ایک بدظنّی ہے۔ بدظنّی کرکے نہ صرف معاشرے کو نقصان پہنچا رہی ہوگی بلکہ اپنے آپ کو گنہگار کر رہی ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے بدظنّی کرکے عورتیں جو گناہ میں پڑ رہی ہیں وہ تو ہے ہی لیکن اس بدظنّی کی وجہ سے، غصّے کی وجہ سے دلوں میں بے چینی کی وجہ سے، اپنی صحت بھی برباد کر رہی ہوتی ہیں اور اپنے بلڈ پریشر ہائی کر رہی ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا: ایک عورت جو بیوی بھی ہے اور پھر ماں بھی ہے۔ اس وجہ سے اپنے خاوند کیلئے مسائل کھڑے کر رہی ہوتی ہے۔ بچوں کی تربیت برباد کر رہی ہوتی ہے۔ ان بدظنّیوں کا ذکر گھر میں چلتا ہے۔ بچوں کی تربیت خراب ہو رہی ہوتی ہے۔ وہ بھی بڑے ہو کر ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جہاں مائیں اپنے بچوں کو برباد کر رہی ہوتی ہیں وہاں جماعت کی امانتوں کے ساتھ خیانت کر رہی ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے۔ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہوتا ہے۔ کون پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

حضور نے فرمایا: پس ان باتوں سے پرہیز کرو، ان سے بچو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو انعام دیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر اس طرح کرو کہ تقویٰ اختیار کرو۔ جو غلطیاں ہو چکی ہیں اس کیلئے اللہ سے مغفرت مانگو۔ پس ان برائیوں کو ترک کرکے اللہ کے حضور جھکنا چاہئے، اس سے رحم مانگنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ انکے نزدیک وہی لوگ معزّز ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور ان سب برائیوں سے بچنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا: باقی رہے تمہارے خاندان، تمہارے قبیلے اور قومیں، یہ تو ایک پہچان ہیں۔ جب ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا، حَکَم و عدَل کو مان لیا اور جب ہم اس دعوے کے ساتھ کھڑے ہیں کہ ہم نے دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانا ہے، ایک قوم بنانا ہے تو پھر یہ قبیلے، قومیں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

حضور نے فرمایا: ایک احمدی کو کسی قوم کا ہونے کی وجہ سے بڑائی نہیں کرنی چاہئے یا کسی قوم کے احمدی کو کسی دوسری قوم کے احمدی کو دیکھ کر یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ہم سے کم تر ہے۔ ایک پاکستانی احمدی کا کام ہے کہ وہ افریقن احمدی کی اسی طرح عزّت کرے جس طرح یورپین، جرمن احمدی کی کرتا ہے۔ اور ایک جرمنی احمدی کا بھی کام ہے کہ اسی طرح افریقن کی عزت کرے جس طرح یورپین کی کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب یہ ہوگا تو تب صحیح معاشرہ قائم ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرکے حضور انور نے فرمایا: پس آج ہر عورت اور ہر مرد کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہی بات ہم کو خدا کا دوست بنائے گی اور جو اللہ کا دوست بن جائے اس کو دین و دنیا کی نعمتیں حاصل ہو جائیں گی۔

حضور نے فرمایا: آپ کی گودوں میں مستقبل کی ماؤں نے پرورش پانی ہے۔ آج کی مائیں اگر تقویٰ پر قدم ماریں گی تو احمدیت کا مستقبل محفوظ کر رہی ہوں گی۔ قرآن کریم نے کئی اور مقامات میں بھی نیکیوں کو اختیار کرنے کا ذکر کیا ہے۔ پس ان سب نیکیوں کو اپنانا اور ان برائیوں کو چھوڑنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضور نے فرمایا: مَیں آپ عورتوں سے کہتا ہوں کہ آپ نے ہر نیکی کو اپنانا ہے اور ہر برائی کو چھوڑنا ہے۔ تو اس طرح ساتھ اپنے خاوندوں کی اصلاح کر رہی ہوں گی اور اپنی اولادوں کی اصلاح کر رہی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا: جھوٹ سے بچو، لوگوں کو دھوکہ دیا

جاسکتا ہے لیکن خدا کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ ہر ماں سچ کو اختیار کرے اور ایسی بات نہ کرے جس سے سچ کے معیار متأثر ہوتے ہوں۔

حضور انور نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صحابیہ نے اپنے ایک بچے کو بلایا کہ ادھر آؤ مَیں تمہیں کوئی چیز دوں گی۔ تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کچھ نہ دیتی تو تم جھوٹ بولتی۔ پس اس حد تک احتیاط کا حکم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ سچ کا دامن پکڑے رہنا چاہئے خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ جب اس حد تک آپ کے عمل میں سچائی پیدا ہوجائے گی تو غیر محسوس طریق پر آپ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر رہی ہوں گی جہاں بچے تقویٰ اور سچائی کے ماحول میں پرورش پا رہے ہوں گے۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جھوٹ سے بچنے کے بارہ میں ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی عورت کو جھوٹ کے خلاف ایک جہاد کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو اتنا سچا بنائیں کہ آپ کا ماحول آپ پر کبھی یہ کہہ کر انگلی نہ اٹھا سکے کہ آپ نے فلاں وقت فلاں بات کی تھی وہ جھوٹ تھی۔ آپ کا ہر عمل نیک ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: سچائی کی مثال ایک احمدی عورت کو ہونا چاہئے۔ آپ کی سچائی کی دھاک اس طرح بیٹھنی چاہئے کہ ہر ایک، ہر وقت آپ کا اعتبار کرنے والا ہو۔ اس حد تک آپ کی سچائی کا معیار ہونا چاہئے۔ جب آپ یہ معیار حاصل کرلیں گی تو جماعت کی سچائی کا معیار، آئندہ نسلوں کی سچائی کا معیار اس قدر پھیل جائے گا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکے گا۔ آپ پھیلتے چلے جائیں گے اور بڑھتے چلے جائیں گے تو کوئی نہیں جو احمدیت کی ترقی کو روک سکے۔ آپ کے اس سچائی کے معیار کے سامنے دنیا کا ہر بُت پارہ پارہ ہونا چاہئے۔ یہ معیار آپ اختیار کرلیں گی تو خدا کے حضور صدیقہ لکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ’’صدیقہ‘‘ کے معیار حاصل کرنے کی توفیق دے اور کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ایک احمدی عورت خدا کے ہاں کذّاب لکھی جانے والی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ایک برائی خیانت ہے۔ ہر احمدی کو اپنی امانت کے معیار کو بلند کرنا چاہئے۔ کبھی اس سے خیانت سرزد نہ ہو۔ پس خدا کا محبوب اور اس کا پسندیدہ بندہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو خیانت کے گند سے پاک کریں۔ کبھی کسی معاملہ میں کبھی بھی کسی کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کے لئے شرائط بیعت رکھی ہیں ان پر غور کریں، ان کو پڑھیں، ان پر عمل کریں۔ اپنی بیویوں کے حقوق ادا کریں۔ بیویاں اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کریں، اپنے بچوں کے حقوق ادا کریں۔ جن پر جماعتی ذمہ داریاں ہیں وہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ملکی قوانین کی پابندی کریں۔ آپ نے ان نیکیوں پر نہ صرف خود قائم رہنا ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی قائم کرنا ہے۔ ان کی نیک تربیت کرنی ہے اور جماعت کی امانت سمجھ کر ان کی تربیت کرنی ہے۔

حضور نے فرمایا: خدا کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ جب آپ کی عبادت کے معیار بلند ہوں گے تو تقویٰ کے معیار بلند ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سب کو تقویٰ کی راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو فہم و ادراک عطا فرمائے جس سے آپ سمجھ سکیں کہ آپ نے کس طرح تقویٰ کے معیار حاصل کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب جو ایک گھنٹہ جاری رہا MTA پر Live نشر ہوا۔ اس خطاب کا ساتھ ساتھ درج ذیل زبانوں میں رواں ترجمہ ہوا: انگریزی، عربی، جرمن، بنگلہ، فرنچ، البانین، ترکی، بلغارین، بوزنین اور فارسی۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد پونے دو بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نو بجے حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

28 اگست 2005ء (بروز اتوار)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ چار بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے حضور انور جونہی کرسی صدارت پر تشریف لائے جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر، اسلام احمدیت زندہ باد، غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ، زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے پر جوش نعروں سے گونج اٹھی۔

غیر مسلم مہمانوں سے خطابات

جلسہ کی اختتامی تقریب کے باقاعدہ آغاز سے قبل امیر صاحب جرمنی نے اس اجلاس میں آنے والے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ درج ذیل تین مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(1) Variane Bade اس خاتون مہمان نے شہر Mannheim کی انتظامیہ کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کی۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Mannheim آمد پر خوش آمدید کہا اور کہا کہ رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں کے ذریعہ اتنا بڑا کامیاب اجتماع خوشی کا باعث ہے۔ اس مرتبہ آپ کو شہر کی طرف سے کچھ انتظامی مشکلات کا سامنا تھا مگر آپ کی پہچان یہ ہے کہ آپ مشکلات پر خوش اسلوبی سے قابو پا لیتے ہیں۔ میں شہر کی انتظامیہ کی طرف سے اس بات پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ نئے سال کی آمد کے موقع پر آپ نے شہر کی انتظامیہ کے ساتھ مل کر شہر کی صفائی وغیرہ وقار عمل کے ذریعہ کی۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے شہر میں آپ کا یہ سالانہ جلسہ گیارھویں بار منعقد ہو رہا ہے۔ خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتی ہوں کہ وہ یہاں تیسری مرتبہ تشریف لائے۔ محترمہ نے کہا کہ ہمیں آپ پر فخر ہے اور آپ کا ماٹو ہے ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ آپ کے ذریعہ اس شہر کی پوری دنیا میں شہرت ہو رہی ہے۔ یہاں آپ آزادی سے جلسہ کر رہے ہیں مگر پاکستان میں 1984 سے جلسہ پر پابندی ہے یہ بات قابل افسوس ہے۔ اس ملک میں آپ کو مذہبی آزادی ہے جو آپ کا بنیادی حق ہے۔

(2) Kalus Dieter، ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ آپ کا ماٹو ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ یہ ایک بنیادی اصول ہے اور بھاری ذمہ داری ہے جو آپ لوگوں نے اٹھائی ہے۔ یہ بات ہمارے اس شہر کے لئے اعزاز ہے کہ آپ گیارھویں بار یہاں اپنا جلسہ سالانہ کر رہے ہیں۔ موصوف نے کہا میں واپس جا کر وزیر اعلیٰ کو رپورٹ دوں گا کہ اس طرح کا مذہبی جلسہ بھی ہو سکتا ہے جو کثیر تعداد کے باوجود پر امن ہو۔

(3) Dr. Klaus Kubler یہ صاحب پارلیمنٹ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ پاکستان میں الیکشن کے موقع پر جرمن حکومت کی طرف سے مبصّر رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ایڈریس میں کہا مجھے خوشی ہے کہ آپ یہاں اپنا جلسہ کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ پھر یہاں تشریف لائے ہیں۔ مجھے اس کی خوشی ہے اس سے جماعت احمدیہ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ موصوف نے کہا میں ربوہ پاکستان میں آپ کی مہمان نوازی سے لطف اٹھا چکا ہوں۔ یہاں آپ کو مذہبی آزادی ہے اور بینز تائم میں آپ مسجد بھی بنا رہے ہیں جو شہر Mannheim کا ہمسایہ شہر ہے۔ اس کی ہمیں خوشی ہے بہت سے احمدی خاندان میرے دوست ہیں مجھے اس کی دلی خوشی ہے۔

ان غیر مسلم معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد جلسہ سالانہ کی باقاعدہ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزم طارق چیمہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ ساجد نسیم صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم داؤد ناصر صاحب نے حضور اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہبان

سے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

تعلیمی اعزاز حاصل کرنے والوں میں تمغہ جات کی تقسیم

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے درج ذیل پندرہ طلباء کو گولڈ میڈل اور سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ ڈاکٹر راشد نواز صاحب، مظفر چوہدری صاحب، عامر عمران صاحب، محبوب عالم خالد صاحب، ودود احمد بھٹی صاحب، منیر ماجد رامہ صاحب، فہیم احمد صاحب شاہد، عمران احمد صاحب، مبشر احمد طارق صاحب، ولید سیٹھی صاحب، ذوالفقار احمد صاحب، معتمد احمد صاحب، وسیم احمد ملک صاحب، ساجد محمد صاحب، شہادت ثاقب اعوان صاحب۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب طلباء کیلئے بہت مبارک فرمائے۔ تقسیم اسناد کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا پانچ بجے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الحج کی آیت نمبر 40 کی تلاوت فرمائی۔ اور اس آیت کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پر اعتراض کرنے والے ایک یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ آپؐ نے جنگ کے ذریعہ سے دوسروں کو زیر کرکے اسلام پھیلایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حیرت ہوتی ہے ایسے لوگوں کی سوچ پر جو اس رحمۃ للعالمین اور محبت و امن کے شہزادے کے بارہ میں ایسی باتیں کرتے ہیں اور تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ غیروں نے بھی اور اپنوں نے بھی اپنی حرکتوں کی وجہ سے اس رحمۃ للعالمین کے بارہ میں غلط سوچ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم میں جنگ کی اجازت دی لیکن یہ اجازت ظلم کی انتہاء ہونے کے بعد ہے اور پھر اس بارہ میں بھی شرائط رکھی گئیں کہ کن حالات میں اجازت ہے۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں آپؑ نے تین قسم کی لڑائیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ تصور ہی غلط ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے کہ آپ نے جنگوں کے ذریعہ سے اپنی طاقت قائم کرنے کی کوشش کی۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کہ دین میں داخل کرنے کیلئے جبر جائز نہیں۔ اس لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ان شرائط سے باہر نکل کر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں جنگیں کی گئی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا جس کو مارا جا رہا ہے، جس پر ظلم کیا جا رہا ہے اُس کو اپنا دفاع کرنے کا تو حق ہے۔ اس بات پر مارا جا رہا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رَبُّنَا اللّٰہُ۔ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ یہ فرعون صفت لوگ کہتے ہیں کہ ہم مارتے چلے جائیں گے یہ ہمارا حق ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی معاہدات ہوئے تو اُس خون کا بدلہ لیا گیا جو مسلمانوں کا ظلم سے بہایا گیا۔ آجکل کے مخالفین تو زبردستی دوسرے ملکوں کو کہتے ہیں کہ تم شہریوں کے حق ادا نہیں کر رہے۔ لیکن ہم ان شہریوں کے ساتھ جو اپنے ملک میں ان کا آنا پسند نہیں کرتے جو چاہیں سلوک کریں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کیا اس کو یہ ظلم کا نام دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنگوں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 / اکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 / ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

میں اسوہ اور وہ ہدایات جو آپ لشکروں کو جنگ پر روانہ کرنے سے پہلے دیا کرتے تھے اس کا میں ذکر کرتا ہوں اور پھر ان حالات کو سمجھنے کے لئے کہ جنگیں کس طرح ہوئیں اسلام کے مکّی زمانے کا ذکر کرتا ہوں تا کہ قتال کرنے کی اجازت کا پتہ چلے کہ کن حالات میں ملی۔

حضورانور نے فرمایا ہم سب جانتے ہیں کہ کس طرح اسلام قبول کرنے والے پر ظلم ہوتا تھا۔کوڑے مارے جاتے تھے،دھوپ میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھے جاتے تھے،عورتوں کو شرمگاہ میں نیزے مار کر قتل کیا گیا،دو اونٹوں سے باندھ کر ان کو مخالف سمت میں دوڑا کر جسم چیرے گئے۔اڑھائی سال تک ایک گھاٹی میں محصور رکھا گیا۔خوراک بند کر دی گئی اور ہر طرح کا ظلم روا رکھا گیا۔بچوں پر ظلم کئے گئے۔ان حالات میں آنحضرت ﷺ کے پاس مسلمان آئے کہ مرنا تو یوں بھی ہے۔اجازت دیں تو ہم بھی ان کو جواب دیں۔ ان کو پتہ لگے کہ ظلم کے بدلے دیئے جاتے ہیں۔اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔مجھے عفو کا حکم ہے۔ابھی لڑنے کی اجازت نہیں۔اس ظلم کی وجہ سے آپؐ نے صحابہؓ کو ہجرت کی اجازت دی کہ ہجرت کرکے حبشہ چلے جاؤ۔ پھر مدینہ ہجرت ہوئی۔پھر آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی اجازت دی۔حضور انور نے ہجرت کے اس واقعہ کا قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا۔

حضورانور نے فرمایا۔پھر مدینہ آنے کے بعد کفار کا غیظ وغضب بھڑکا انہوں نے مدینہ کے سردار کو پیغام بھجوایا کہ یا تو ان مسلمانوں سے جنگ کرو یا شہر سے نکال دو۔ ورنہ ہم مدینہ پر حملہ کریں گے اور سب کو قتل کر دیں گے اور عورتوں کو اپنے لئے جائز کر لیں گے۔پس ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ آپؐ کو جنگوں کا شوق تھا،اپنی طاقت منوانے کا شوق تھا۔

حضور انور نے فرمایا غلبہ پانے کے بعد ضرور پرانے بدلے لئے جاتے ہیں لیکن آپ ﷺ نے فتح مکّہ کے بعد لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر سب کو معاف فرما دیا۔آپؐ نے اخلاقی قدروں کو اپنے صحابہ میں رائج فرمایا اور ہمیشہ ان کے قیام کی تعلیم دی۔آپ محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین تھے۔

جنگ بدر کے روز آپؐ نے دیکھا کفار کی تعداد ایک ہزار تھی اور مسلمانوں کی تعداد 319 تھی جو راوی نے لکھا ہے۔313 بھی آئی ہے۔پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ خدا کے حضور پھیلا دیئے اور دعا کی اے اللہ جو وعدے تو نے میرے ساتھ کئے ہیں ان کو پورا کر دکھا۔جو تو نے مجھے دینے کا وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر دکھا اور آج اگر یہ مٹھی بھر لوگ ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ بچے گا۔دعا کے دوران آپ کی چادر کندھوں سے گر گئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے اور چادر اوپر ڈالی اور کہا آپ کی سب دعائیں خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا۔جو وعدے کئے ہیں ضرور پورے ہوں گے۔مسلمانوں کی یہ حالت تھی جس میں جنگ ہوئی۔ پھر جب جنگ کے دوران قیدی پکڑے گئے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ان قیدیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔تو آپ نے کہا ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیں،حضرت عمرؓ نے کہا آپ اجازت دیں تو ان کی گردنیں اڑا دیں۔آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے کو قبول فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کی یہ خواہش نہ تھی کہ ان کو قتل کریں یا نقصان پہنچائیں۔آپ احسان کرنا چاہتے تھے۔آپ نے فدیہ مقرر کر کے سب کو چھوڑ دیا۔جو غریب تھے ان کو ویسے ہی چھوڑ دیا۔جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے ان کو دس دس بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری سپرد کی اور پھر رہا کر دیا۔ آپؐ نے دستور سے ہٹ کر ان کے ساتھ احسان فرمایا۔

حضورانور نے فرمایا: کیا جس کو جنگی جنون ہو اُس سے ایسے اعلیٰ نمونے قائم ہوتے ہیں۔کیا آج کے تہذیب یافتہ لوگ جنگی قیدیوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔

غزوہ بدر کے قیدی تو گھر تک پہنچے تھے اور قیدی بنائے گئے تھے اور آج کے یہ قیدی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ، وہاں پہنچ کر ان کو قیدی بنایا گیا اور جو بہیمانہ سلوک کیا گیا وہ اخبارات اور میڈیا میں آچکا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو یہ نصیحت فرمائی کہ میدان جنگ میں بزدلی نہیں دکھانی۔آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ دشمن سے جنگ کی خواہش نہ کرو،خدا سے عافیت طلب کرتے رہو۔اگر دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو پھر ڈٹ کر مقابلہ کرو۔یاد رکھو جنّت تلواروں کے سایہ تلے ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ جب کسی کو کسی سریہ کا امیر مقرر فرماتے تو خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے اور فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر جہاد کے لئے نکلو۔جہاد کرو،فساد نہ کرو،مثلہ نہ کرو،بچوں کو قتل نہ کرو،بوڑھے لوگوں اور عورتوں کو قتل نہ کرو،دھوکہ دہی نہ کرو،صلح جوئی سے رہو۔

حضورانور نے فرمایا کہ یہ ہے اسلامی جہاد کی اہمیت ،اندھا دھند لوگوں کا خون بہاتے نہیں چلے جانا،تم بربریت کے لئے نہیں آئے،تمہارا مقصد امن قائم کرنا ہے۔جنگ کے دوران بھی اور اسکے بعد بھی بدلہ لینے کیلئے نہ تو عورتوں کو کچھ کہنا ہے اور نہ بوڑھوں کو کچھ کہنا ہے۔بچوں سے احتراز کرنا ہے۔آج عراق میں ہزاروں بچوں کو مار دیا گیا، عورتوں سے بچے محروم کر دیئے گئے ، بچوں سے مائیں محروم کر دی گئیں۔بوڑھے مارے گئے اور عراق میں ایسے ہتھیار استعمال کئے گئے کہ ان کے ذکر سے شرم آتی ہے۔

حضورانور نے فرمایا: اب وہ لوگ غور کریں جو آپؐ کو قبول کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جو مخالف ہیں وہ بھی غور کریں کہ اُس محسن انسانیت کا معیار کیا تھا۔اب یہ لوگ دیکھیں خودکش حملوں میں کتنے مسلمانوں کو قتل کر دیتے ہیں، کتنے معصوم امن کے نام پر گولیوں کا نشانہ بن جاتے ہیں۔آنحضرت ﷺ تو یہ بھی برداشت نہیں کرتے تھے کہ کوئی بچہ اپنی ماں سے جدا کیا جائے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ماں اور بچے میں جدائی ڈالی خدا قیامت کے دن اُس میں اور اس کے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا۔حضورانور نے فرمایا اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی تربیت کا اثر تھا۔اسلام کی تعلیم کا اثر تھا اور اس تعلیم کی روشنی میں خلفاء آنحضرت ﷺ کے بعد اپنی ہدایات سے نوازتے رہے اور جنگی لشکروں کو ہدایات دیتے کہ کسی راہب وغیرہ کو کچھ نہیں کہنا ، مذہبی عبادت گاہوں کو نہیں چھونا ، بچوں کو نہیں مارنا،عورتوں اور بوڑھوں کو نہیں مارنا ، پھلدار پودے ضائع نہیں کرنے اور زمین کو برباد نہیں کرنا ، بکری اور اونٹ کی کونچیں نہیں کاٹنی ، کھجوروں کو برباد نہیں کرنا ، دھوکہ دہی سے کام نہیں لینا اور نہ ہی بزدلی کا مظاہرہ کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا جہاد ظالم کے ظلم کے خلاف تھا۔مظلوم کو ظلم سے بچانے کیلئے یہ جہاد تھا۔اسلامی قدروں کے قیام کیلئے جہاد تھا۔خدا کی توحید کے قیام کیلئے یہ جہاد تھا۔

حضورانور نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ جہاد فی سبیل اللہ میں کسی مشرک کو شامل نہیں کرنا چاہتے تھے۔اگر آپ کا مقصد صرف جنگیں کرنا تھا،قوت بڑھانا تھا تو پھر تو آپ کو کسی کی مدد پر خوش ہونا چاہئے تھا لیکن آپ کی غیرت نے یہ برداشت نہیں کیا کہ ایک ایسے شخص کی مدد لیں جو مشرک تھا۔جبکہ ہر چیز کی کمی تھی ،انفرادی قوت کی کمی تھی ،موجود سامان کی کمی تھی، دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔لیکن اس کے باوجود آپ نے مدد نہیں لی۔جن کا مقصد صرف لڑائی کرنا ہے کیا وہ اس طرح آسانی سے ملنے والی کمک کا انکار کر سکتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ تو جنگ سے بچنے کی دعا کیا کرتے تھے لیکن جب وقت آجائے اور دشمن کی طرف سے لڑائی پر مجبور کر دیا جائے تو پھر مومن کی شان نہیں کہ ڈر کر رہے اور بزدلی دکھائے۔جو بھی میسّر ہے اس کے ساتھ اپنا دفاع کرے۔

حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں لاشوں کا مثلہ کیا جاتا تھا آجکل بھی لاشیں اس لئے نہیں دفنائی جاتیں کہ انسان کی لاش ہے بلکہ اس وجہ سے دفناتے ہیں کہ بیماریاں نہ پھیل جائیں۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد تھا کہ جو جنگ کیلئے ہتھیار ڈال دے یا اُس کی طرف سے جنگ نہ کرنے کا اظہار ہو تو پھر اُسے کچھ نہیں کہنا۔جب دشمن جگہ چھوڑ کر چلا جائے تو پھر اُس کے پیچھے نہیں جانا۔اس ضمن میں حضورانور نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب ایک صحابی نے ایک ایسے مخالف کو قتل کر دیا تھا جو جنگ سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور پھر اُس نے کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیا تھا۔جب آنحضور ﷺ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے بار بار اُس صحابی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن اس کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے مقابل پر تیرا کون مددگار ہوگا۔اس پر اس صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس نے اپنی جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔آپؐ نے اتنی مرتبہ فرمایا کہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے دل نے چاہا کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا: آج خدا کے نام پر کلمہ گو احمدیوں کو قتل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ان کو دکھ دیئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں ،بنگلہ دیش میں انڈونیشیا اور ملائشیا میں بھی۔ یہ لوگ کچھ ہوش کریں۔آنحضرت ﷺ نے تو جنگ کی حالت میں بھی اس کلمہ گو کو قتل کرنے پر سرزنش فرمائی تھی۔آج تم لوگ نہتے احمدیوں کو قتل کرتے ہو۔تمہارا اُس دن کیا حشر ہوگا جس دن کلمہ بھی اور خدا کا رسول بھی تمہارے خلاف گواہی دے رہا ہوگا۔مولویوں کو ہوش کرنی چاہئے اور لوگ بھی ہوش کریں کہ کن لوگوں کے پیچھے چل کر اور ان کی بات مان کر وہ یہ ظلم کر رہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ مدنظر رکھتے کہ دشمن سے بدلہ بھی اتنا ہی لینا ہے جتنی اس کی طرف سے زیادتی ہو اور پھر اس وقت تک لینا ہے جب تک وہ دشمنی قائم ہو۔آپ کی زندگی میں کبھی یہ اعتراض نہیں اٹھا کہ آپ کی تعلیم کیا کہتی ہے اور آپؐ کس عمل پر قائم ہیں۔آپ کے اخلاق کی تو اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ آپ اعلیٰ اخلاق پر قائم ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔اگر آنحضرت ﷺ کا مقصد جنگ کرنا ہوتا تو صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ جنگ کر سکتے تھے۔کفار کی کڑی شرائط ماننے سے انکار کر سکتے تھے لیکن آپؐ نے جو صلح جو تھے،نہیں چاہتے تھے کہ جنگ ہو اس لئے آپؐ نے معاہدہ کیا۔آپؐ اس لئے گئے تھے کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں،عبادت کریں۔آپ نے خانہ کعبہ کے تقدس کو قائم رکھنے کیلئے ایسی شرائط مانیں جن سے کفار کا ہاتھ اوپر رہتا تھا۔صحابہؓ اس موقع پر اپنے حواس کھو بیٹھے تھے۔آنحضرت ﷺ نے تین دفعہ کہا کہ جانور قربانی کر دو لیکن کوئی حرکت میں نہ آیا۔آپ خود اٹھے تو سب نے اپنے جانور قربانی کر دئے۔

آپ نے اپنے صحابہؓ کو صبر کرنے اور واپس چلنے کی ہدایت فرمائی۔آپ نے خدا کی رضا کی خاطر کفار سے یہ معاہدہ کیا۔خدا تعالیٰ نے جلد فتح کے سامان عطا فرمائے۔

پھر فتح مکّہ کے موقع پر جب آپؐ مکّہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس موقع پر بدلہ لینے کی بجائے فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ آپؐ ظلم کا بدلہ لے سکتے تھے لیکن آپؐ نے ان کو بخشش کے سامان مہیّا فرمائے کہ فلاں جگہ چلے جاؤ تو امن میں آجاؤ گے۔آپؐ نے ہر جنگ میں شجاعت کے نمونے دکھائے لیکن جب فتح پائی تو معاف کر دیا۔ظلم کے بدلے نہیں لئے۔آپؐ کا مقصد جانیں لینا نہیں تھا۔آپ کا مقصد ظالموں کو ظلم سے روکنا تھا۔اخلاقی قدروں کو قائم کرنا تھا، مظلوموں کو ظلم سے بچانا تھا۔

حضورانور نے فرمایا کہ آج ہر احمدی یہ جہاد کرے کہ اُس نے اپنے نفس کو پاک کرنا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اور تعلیم کے مطابق معاشرے میں نیک نمونے قائم کرنے ہیں۔مظلوموں کو ظلم سے بچانے کیلئے جہاد کرنا ہے۔لہو ولعب میں پڑے مسلمانوں کو اس سے نکالنے کیلئے جہاد کرنا ہے۔خدا کی توحید کے قیام کیلئے جہاد کرنا ہے،خدا کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کیلئے جہاد کرنا ہے۔اس ملک کے ہر فرد تک پہنچانے کیلئے جہاد کرنا ہے۔اس ملک میں مسجدوں کی تعمیر کیلئے مالی قربانی کا جہاد کرنا ہے۔اگر یہ جہاد آپ کر رہے

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا،ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘
(ملفوظات،جلد5،صفحہ 92)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور،کرناٹک)

کلامُ الامام

’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد،امیر جماعت احمدیہ بنگلور،کرناٹک

ہیں تو ایسی روح قائم ہو جائے گی جو آنحضرت ﷺ قائم کرنا چاہتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اس جلسے کی برکات سے آپ نے جو حصہ پایا ہے اسکو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا سکیں۔ جن نیک باتوں کی آپ کو عادت پڑ چکی ہے آپ کی زندگیوں میں جاری رہنے والی باتیں بن جائیں۔ آپ یہ عہد کریں پروگرام بنائیں کہ احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے۔ پس اس پیغام کو لے کر باہر نکلیں اور پیغام پہنچائیں۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر جلسہ سالانہ کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ کی حاضری میں مردوں کی تعداد 14504 ہے جبکہ لجنہ کی بچوں سمیت تعداد 15998 ہے اس طرح مجموعی طور پر جلسہ کی حاضری 30502 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال انکے جلسہ کی حاضری 27 ہزار تھی۔ اس طرح امسال 3,500 ہزار کا اضافہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جرمنی سے ایک مرتد کا خط آیا تھا کہ جماعت اب ختم ہو چکی ہے جلسہ پر کوئی نہیں آئے گا۔ آؤ میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ آج یہ دیکھ لے کہ گزشتہ سال سے ساڑھے تین ہزار سے زائد حاضری ہے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس طرح چھ بجکر 25 منٹ پر جلسہ سالانہ کا یہ اختتامی اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد حاضرین جلسہ نے بڑے پُرشوکت انداز میں نعرے بلند کئے، سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور یہ الوداعی منظر بڑا ہی قابل دید تھا۔ مسلسل نعرے بلند ہوتے رہے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا اور کچھ دیر کیلئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں کے گروپس نے کورس کی شکل میں ترانے اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ جب حضور انور یہاں سے رخصت ہوئے تو ”جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر“ اور ”ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ، ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے“ دعائیہ نظمیں پڑھی جا رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد جلسہ گاہ Mannheim سے بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ”بیت السبوح“ پہنچے جہاں نو بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور بیت السبوح میں اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت جرمنی کے اس تیسویں جلسہ سالانہ میں جماعت جرمنی کے علاوہ درج ذیل 32 ممالک سے ایک ہزار چار صد گیارہ مہمانوں نے شرکت کی۔ ہندوستان، پاکستان، جاپان، انڈونیشیا، بینن، سیرالیون، بورکینا فاسو، امریکہ، کینیڈا، یوکے، آئرلینڈ، سپین، فرانس، بیلجم، آسٹریا، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، ڈنمارک، ناروے، زمبابوے، سینیگال، ساؤتھ افریقہ، شارجہ، بلغاریہ، البانیا، میسڈونیا، پولینڈ، پرتگال، نیوزی لینڈ، کوسووو، اٹلی۔ علاوہ ازیں پانچ صد کے قریب زیر تبلیغ مہمان بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

......☆......☆......☆......

29/اگست 2005ء (بروز سوموار)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے بیت السبوح فرنکفرٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ”بیت السبوح“ کے اردگرد کے علاقہ میں پیدل سیر فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 60 خاندانوں کے 319/افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔ ملاقات کرنے والوں میں جماعت جرمنی کے علاوہ پاکستان، آسٹریا، انڈیا، سپین، بلجیم سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد سے ملاقات

دوپہر ایک بجے بلغاریہ سے آنے والے 41 افراد (مرد و خواتین) پر مشتمل وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا۔

حضور انور نے صدر صاحب جماعت بلغاریہ سے فرمایا کہ اپنی تعداد بڑھائیں جس طرح آپ خود بطور داعی الی اللہ تبلیغ میں Involve ہیں اسی طرح باقیوں کو بھی شامل کریں۔

بلغاریہ میں مقیم ایک پاکستانی فیملی کے ایک بچے کی شادی بلغارین نومبائع لڑکی سے ہوئی ہے۔ حضور انور نے اس لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنا نیک نمونہ قائم کریں اور اپنی بیوی کا خاص خیال رکھیں۔

حضور انور نے وفد سے فرمایا کہ بلغاریہ کے حالات کب درست ہو رہے ہیں کہ میں وہاں کا دورہ کر سکوں۔ سبھی نے بیک زبان کہا کہ حضور ہماری خواہش ہے کہ آپ بلغاریہ آئیں۔

حضور انور نے وفد کے احباب سے جلسہ سالانہ کے بارہ میں ان کے تاثرات دریافت فرمائے۔ سبھی نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بعضوں نے ذکر کیا کہ ہم نے یہاں آکر بہت کچھ سیکھا ہے۔ وفد میں ایک زیر تبلیغ وکیل بھی شامل تھے جو جلسہ کے انتظامات سے اتنے متاثر ہوئے کہ بعد میں وقارِ عمل میں بھی حصہ لیتے رہے۔

اس وفد میں شامل بعض بلغارین احباب و خواتین اردو زبان بھی سیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے حضور انور سے اردو زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اس طرح زبان سیکھنے پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے وفد کے تمام ممبران کو ”الیس اللہ بکاف عبدہ“، ”مولیٰ بس“ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عنایت فرمائے۔

ایک بچے کے بارہ میں مبلغین نے بتایا کہ اس کو مبلغ بنانے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ وفد کے تمام ممبران نے تحفہ لیتے ہوئے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

بلغاریہ کے وفد سے ملاقات ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی اس کے بعد حضور انور نے دفتری ملاقاتیں فرمائیں۔

دو بجے حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے ”بیت السبوح“ فرنکفرٹ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد 48 بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ یہ تقریب آمین دوپہر تین بجے ختم ہوئی اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات پونے نو بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران 60 خاندانوں کے 310/افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔ ملاقات کرنے والوں میں جماعت جرمنی کے افراد کے علاوہ پاکستان سے آنے والے احباب اور البانیا کا وفد شامل تھا۔ نو بجے حضور انور نے بیت السبوح فرنکفرٹ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

30/اگست 2005ء (بروز منگل)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح فرنکفرٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

10 بجے نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے مجلس عاملہ کی ممبرات سے باری باری ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف ان کو توجہ دلائی۔ یہ میٹنگ گیارہ بجے ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد فرنکفرٹ و دیگر جماعتوں کی واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس ہوئی جس میں 49 بچیوں نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ امتہ النور رضا نے کی۔ اسکے بعد آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث عزیزہ زوبیہ پروین نے پیش کی۔ بعد ازاں درثمین سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام بعنوان ”محمود کی آمین“ میں سے چند منتخب اشعار ”قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں“ عزیزہ نائمہ بھٹی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد عزیزہ ملیحہ ناصر نے ”نیکیوں میں مسابقت“ کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں ”پیارے مہدی کی پیاری باتیں“ عزیزہ ثمینہ یاسمین بھٹی نے پیش کیں۔

پروگرام کے آخر پر عزیزہ عروسہ ثمر ناگی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”یا رب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں“ ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ کلاس کے آخر پر حضور انور نے بچیوں کو حجاب عطا فرمائے اور تیار شدہ پیک کھانا بھی بچیوں میں تقسیم ہوا۔ یہ کلاس قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

اسکے بعد واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ عزیزم عبدالخبیر خان نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم باسل احمد بھٹی نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی۔

بعد ازاں عزیزم شکیل احمد منیر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام ؎

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس کے بعد عزیزم عاصم بلال عارف نے ”امانتوں کی حفاظت“ کے عنوان پر تقریر کی۔ ”پیارے مہدی کی پیاری باتیں“ عزیزم ودود احمد نے پڑھ کر سنائیں۔ آخر پر آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ سے منتخبہ اشعار عزیزم عثمان نوید نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

حضور انور نے بچوں سے پوچھا کتنے بچے ڈاکٹر انجنیئر، ٹیچر اور مبلغ بننا چاہتے ہیں۔ بچوں کی اکثریت نے مبلغ بننے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا۔ حضور انور نے مبلغ انچارج سے دریافت فرمایا کہ کتنے بچے جرمنی سے انگلینڈ جامعہ کے لئے جا رہے ہیں اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ چھ

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق اندھیروں میں پیدا کی پھر اس پر اپنے نور کا چھینٹا ڈالا جس نے یہ نور حاصل کیا ہدایت پائی اور جس نے اسے چھوڑ دیا گمراہ ہو گیا۔ (ترمذی)

طالب دعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلامُ الامام

”خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں
نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ قرب الٰہی ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالب دعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

”نماز وہ ہے جس میں سوزش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ
انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

واقفین جارہے ہیں۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور نے ان واقفین نو بچوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل حضور انور کی طرف سے قلم نہیں ملے تھے۔اس کے علاوہ بچوں میں حضور نے ڈائریاں بھی تقسیم فرمائیں اور بچوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ اپنی ڈائری لکھا کریں ۔یہ کلاس قریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔

ان دونوں کلاسز کا انعقاد MTA سٹوڈیو ’’بیت السبوح‘‘ فرنکفرٹ میں ہوا۔کلاسز کے اختتام پر حضور انور نے MTA کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں ۔لجنہ کی MTA کی ٹیم نے بھی اس موقع پر حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا ۔شعبہ MTA کے معائنہ کے بعد حضور انور نے بیت السبوح کے کچن کا معائنہ فرمایا یہاں مہمانوں کے لئے کھانا تیار ہوتا ہے اور کھانا کھلانے کا انتظام بھی اس کے ساتھ ایک ہال میں کیا گیا ہے۔حضور انور نے فرمایا اچھا کھانا تیار ہورہا ہے۔دوران معائنہ حضور انور سیکرٹری ضیافت کے دفتر بھی تشریف لے گئے ۔اس وزٹ کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

بچیوں کی تقریب آمین

پونے دو بجے حضور انور نے بیت السبوح میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔جس میں 49 بچیوں سے باری باری حضور انور نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی ۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔42 خاندانوں کے 192 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ان ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کے علاوہ پاکستان، پرتگال،امریکہ اور چیک ریپبلک سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز بھی شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

ناصر باغ کا وزٹ اور ریجن کے صدران اور مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد 7 بجکر 35 منٹ پر بیت السبوح فرنکفرٹ سے ’’ناصر باغ‘‘ کیلئے روانگی ہوئی ۔پچیس منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجے حضور انور ناصر باغ پہنچے جہاں مقامی جماعت کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور استقبالیہ نغمات پڑھے۔بعد ازاں حضور انور مسجد بیت الشکور ناصر باغ تشریف لے گئے جہاں ناصر باغ گروس گیراؤ ریجن کے صدران اور مجالس عاملہ کے ممبران ،اسی طرح ریجن کی مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ اجتماعی میٹنگ ہوئی ۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور کے دریافت کرنے پر ناصر باغ کے بارہ میں بتایا گیا کہ 1985ء میں یہ جگہ حاصل کی گئی تھی اور اس کا مجموعی رقبہ ساڑھے چھ ایکڑ ہے ۔یہاں مسجد کے علاوہ کھیلوں کے لئے گراؤنڈز ہیں۔ جہاں موسم گرما میں ۶۰ سے ۷۰ خدام روزانہ آکر کھیلتے ہیں۔والی بال،فٹ بال اور دوسری کھیلیں ہوتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نمازوں پر حاضری کیا ہوتی ہے۔نماز فجر اور مغرب وعشاء پر کتنے لوگ آتے ہیں۔رخصتوں کے دوران کتنے لوگ آتے ہیں۔حضور انور نے اس کا تفصیلی جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات دیں کہ نمازوں میں حاضری کی تعداد بڑھنی چاہئے خصوصاً فجر کی نماز پر حاضری زیادہ ہونی چاہئے اور گرمیوں میں جو دن لمبے ہوتے ہیں اور مغرب وعشاء کی نمازیں عام دنوں کے لحاظ سے تاخیر سے ہوتی ہیں تو ان نمازوں میں حاضری بہت زیادہ ہونی چاہئے ۔لوگ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر آسکتے ہیں۔

حضور انور نے باری باری تمام جماعتی عہدیداران اور پھر مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے عہدیداران سے تعارف حاصل کیا۔ ہر ایک نے اپنا نام اور اپنے شعبہ کے بارہ میں بتایا ۔حضور انور نے عہدیداران کو نصیحت فرمائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر عہدیداران نے ڈاڑھیاں رکھنی شروع کر دی تھیں لیکن اب لگتا ہے ارشاد پر عمل نہیں ہو رہا۔چھوڑ رہے ہیں۔

تعارف کے بعد آخر پر بعض ممبران نے کہا کہ حضور انور ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں دو اڑھائی سال سے آپ کو نصائح کرتا آرہا ہوں ان پر عمل کریں ۔حضور انور نے فرمایا جس طرح باہر اپنے مزاج رکھتے ہیں اسی طرح گھروں میں رکھیں ۔جو گھروں میں اچھے ہیں اسی طرح باہر بھی اچھے ہوں اور جو باہر اچھے عہدیدار ہیں وہ اپنے گھروں میں بھی اپنی بیویوں اور بچوں کے ساتھ اچھے ہوں ۔حضور انور نے فرمایا آپ اس پر عمل کرلیں تو بہت ہے۔

آخر پر مختلف گروپس کی صورت میں عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی ۔8 بجکر 25 منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی ۔اس کے بعد حضور انور نے ناصر باغ کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔

ناصر باغ میں شام کے کھانے کے پروگرام کا باربی کیو کی صورت میں مقامی جماعت نے اہتمام کیا تھا۔جس میں لوکل امارت گروس گیراؤ کے جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور مہمانوں نے شرکت کی ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس تقریب میں رونق افروز رہے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الشکور ناصر باغ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ناصر باغ سے بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانہ ہوئے اور رات 10 بجے بیت السبوح آمد ہوئی اور حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30/ستمبر 2005)

......☆......☆......☆......

ابتدا سے مائیں اور باپ اپنے بچوں کے ذہنوں میں ڈالیں کہ
ہم نے تمہیں خالصۃً دین کی خدمت کیلئے وقف کیا تھا
اور یہی تمہاری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے

ارشاد سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جب ابتدا سے مائیں اور باپ اپنے بچوں کے ذہنوں میں ڈالیں گے کہ تم وقف ہو اور ہم نے تمہیں خالصۃً دین کی خدمت کے لئے وقف کیا تھا اور یہی تمہاری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے اور ساتھ ہی دعائیں بھی کر رہے ہوں گے تو پھر بچے اس سوچ کے ساتھ پروان چڑھیں گے کہ انہوں نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اس سوچ کے ساتھ پروان نہیں چڑھیں گے کہ ہم نے بزنس مین بننا ہے، ہم نے کھلاڑی بننا ہے، ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے، ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے، بلکہ ان کی طرف سے یہ سوال کیا جائے گا کہ میں وقف نَو ہوں مجھے جماعت بتائے، مجھے خلیفۂ وقت بتائے کہ میں کس شعبہ میں جاؤں۔ مجھے اب دنیا سے کوئی غرض نہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 28/اکتوبر 2016)

(انچارج شعبہ وقف نو بھارت)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11/مارچ 2016)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مارچ 2016)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

سٹڈی ابراڈ

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
- NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

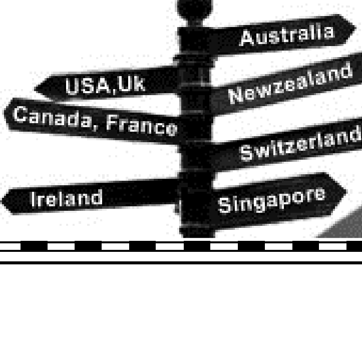

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

قرارداد تعزیت

بر وفات محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

منجانب لجنہ اماء اللہ بھارت

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مورخہ 18؍جنوری 2018 کو یہ افسوس ناک اطلاع ملی کہ احمدیت کے دیرینہ خادم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ربوہ میں 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ 19؍جنوری 2018 کو سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’میں خود بھی اس بات کو جانتا ہوں اور بڑا گہرا ذاتی تعلق بھی تھا مرزا خورشید احمد صاحب سے۔ ان کو اچھی طرح دیکھنے کا موقع ملا۔ بہت عاجزی سے اپنے وقف کو نبھانے اور اپنے کام سرانجام دینے کی انہوں نے کوشش کی۔ کبھی خاندانی تفاخر کا اظہار نہیں کیا۔‘‘

آپ 12؍ستمبر 1932 کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے صاحبزادے تھے۔ 1945ء میں آپ نے ساڑھے بارہ سال کی عمر میں وقف زندگی کا فارم پُر کیا جبکہ آپ نویں کلاس میں پڑھتے تھے۔ میٹرک قادیان کے ہائی اسکول سے کیا، پھر ٹی.آئی کالج سے تعلیم حاصل کی اور پھر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم.اے. انگلش کیا۔ 1956ء میں بطور واقف زندگی آپ نے ٹی.آئی کالج ربوہ جائن کیا اور 17 سال شعبہ انگریزی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ یتیم اور نادار بچوں کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کیلئے قائم ہونے والے دارالاقامہ کے 1978ء سے 1983ء تک آپ نگران رہے۔ 1973ء میں آپ ناظر خدمت درویشان مقرر ہوئے۔ 1976ء سے 1988ء تک آپ بطور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ رہے۔ مختلف کمیٹیوں کے ممبر کے طور پر بھی خدمات بجالانے کی توفیق پاتے رہے۔ 1988ء سے 1991ء تک بطور ناظر امور عامہ خدمات سرانجام دیں۔ 1992ء سے 2003ء تک ناظر امور خارجہ کے طور پر خدمت سرانجام دی اور 2003ء سے بطور ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ خدمات سرانجام دیں۔ بارہ، تیرہ سال قضاء بورڈ کے بھی ممبر رہے۔ آپ کو ذیلی تنظیموں میں مختلف حیثیتوں سے خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 2000ء سے 2003ء تک آپ صدر انصار اللہ پاکستان بھی رہے۔ 1973ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے حج کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپ کا نکاح 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے صاحبزادی امتہ الوحید بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا پوتی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 6 بیٹوں سے نوازا۔ چار بیٹے آپ کے واقف زندگی ہیں۔ دو ڈاکٹر ہیں، ایک بیٹے نظارت تعلیم میں نائب ناظر ہیں اور ایک بیٹے دفتر مشیر قانونی میں بطور اسسٹنٹ ہیں۔

آپ کو یہ بھی اعزاز رہا کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی تو ربوہ سے کراچی تک آپ بھی اس قافلے میں شامل تھے۔

آپ کا خلیفہ وقت کے ساتھ اطاعت، وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ کو حفظ مراتب کا بڑا خیال رہتا تھا۔ بہت ہمدرد اور انتہائی مہربان شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا حافظہ بھی قابل تعریف تھا۔ نماز باجماعت اور قیام نماز کی طرف بہت توجہ دلاتے تھے۔ محبت اور شفقت کا سمندر تھے۔ آپ ہر دل عزیز تھے۔ آپ تاعمر سلسلہ کی خدمت کرتے رہے اور اپنے فرائض منصبی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور بے شمار فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں رکھے۔

آپ کی وفات پر ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت پیارے حضور کی خدمت میں، نیز آپ کے بچوں اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد سے اظہار تعزیت کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

قرارداد تعزیت

بر وفات محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

منجانب لجنہ اماء اللہ بھارت

مورخہ 6؍فروری 2018 کو یہ افسوس ناک اطلاع ملی کہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ (پاکستان) ربوہ میں 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9؍فروری 2018 کو اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’اصل میں ان رشتوں کو جو چیز قابل ذکر بناتی ہے وہ ان کے اوصاف ہیں جو میں بیان کروں گا۔ مرزا غلام احمد صاحب خادم دین تھے، واقف زندگی تھے۔ باوجود کمزوری کے، بیماری کے اور بڑے بھائی کی وفات کے بعد جب ان کو ناظر اعلیٰ میں نے مقرر کیا تو تمام فرائض بڑی خوش اُسلوبی سے انجام دیئے۔‘‘

مکرم مرزا غلام احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے، حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے صاحبزادے، حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے نواسے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بہنوئی تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی بیٹی تھیں۔ واقف زندگی کی حیثیت سے آپ کی زندگی کا آغاز مئی 1962 سے ہوا۔ آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم.اے پالیٹکل سائنس میں کی۔ آپ نے پبلک سروس کمیشن کا امتحان دے کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ دنیاوی لحاظ سے بھی کامیاب ہونے کے باوجود آپ نے سرکاری نوکری نہیں کی بلکہ دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دی۔

آپ تاحیات سلسلہ کی خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کو بحیثیت ناظر تعلیم، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی، ناظر دیوان، صدر مجلس کارپرداز، ممبر مجلس وقف جدید، صدر مجلس وقف جدید، انصار اللہ میں مختلف قیادتیں، نائب صدر صف دوم، نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ، صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ، صدر انصار اللہ پاکستان مرکزیہ، مہتمم مقامی، ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز، پرائیوٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، صدر خلافت لائبریری، صدر بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ، ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن، نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ بطور ناظم محنت، ممبر رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کمیٹی، ممبر مجلس افتاء، ممبر تاریخ احمدیت کمیٹی، سیکرٹری خلافت کمیٹی، صدر تبرکات کمیٹی، نگران مینجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ، قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور صدر صدر انجمن احمدیہ خدمات کی توفیق ملی۔

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ ایک اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے حکماً عہد خدام الاحمدیہ دہروایا اور حضور نے باقی خدام کی طرح کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔ آپ کو چند دن اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی ملی۔

آپ کا نکاح 1964 میں صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ سے مولانا جلال الدین شمس صاحب نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں اور تیسرے بیٹے امریکہ میں نیشنل سیکرٹری مال ہیں۔

آپ نے ہمیشہ خدا کی رضا کی خاطر زندگی گزاری۔ ہمیشہ اپنی تمام قوتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ آپ دعا گو، نمازوں میں گریہ وزاری کرنے والے، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفۃ المسیح کے وفاداروں میں سے تھے۔ انتہائی ذہین، معاملہ فہم، صائب الرائے، ہمدرد، غریب پرور، بہادر اور مہربان شخصیت کے مالک تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی خدمات قبول فرمائے اور بے شمار فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں رکھے۔ اپنے پیاروں کا قرب عطا کرے۔ آج یہ بابرکت پیارا وجود ہم میں موجود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کی وفات پر ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت پیارے حضور کی خدمت میں دلی اظہار تعزیت پیش کرتی ہیں، نیز آپ کی اہلیہ محترمہ آپ کے بچوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے بھی اظہار تعزیت کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے

’’میں نے اس کتاب میں نہایت زبردست ثبوتوں سے مسیح کا فوت ہوجانا اور اموات میں داخل ہونا ثابت کر دیا ہے اور میں نے بداہت کی حد تک اس بات کو پہنچا دیا ہے کہ مسیح زندہ ہو کر جسم عنصری کے ساتھ ہرگز آسمان کی طرف اُٹھایا نہیں گیا بلکہ اَور نبیوں کی موت کی طرح اُس پر بھی موت آئی اور دائمی طور پر وہ اس جہان سے رخصت ہوا۔ اگر کوئی مسیح کا ہی پرستار ہے تو سمجھ لے کہ وہ مرگیا اور مرنے والوں کی جماعت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگیا۔ سو تم تائید حق کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھاؤ اور سرگرمی کے ساتھ پادریوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاؤ۔ چاہئے کہ یہی ایک مسئلہ ہمیشہ تمہارے زیر توجہ اور پورا بھروسہ کرنیکے لائق ہو جو درحقیقت مسیح ابن مریم فوت شدہ گروہ میں داخل ہے۔ میں نے اس بحث کو اس کتاب میں بڑی دلچسپی کے ساتھ کامل اور قوی دلائل سے انجام تک پہنچایا ہے اور خدائے تعالیٰ نے اس تالیف میں میری وہ مدد کی ہے جو میں بیان نہیں کرسکتا اور میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 403)

مربی کے ساتھ اس کی بیوی بھی تربیت اور تبلیغ کے کام کیلئے اُسی طرح مددگار ہونی چاہئے جس طرح مربی کی ذمہ داریاں ہیں

قناعت پیدا کریں، قناعت ہو تو گھریلو زندگی بڑے آرام سے گزرتی ہے، بہت سے رشتے اس لئے آخر تک نہیں پہنچتے کہ قناعت کی کمی ہوتی ہے

خطبہ نکاح فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/جنوری 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ عنبرین طاہر واقفۂ نو کا ہے جو طاہر احمد صاحب آف مچم کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم احمد صبور بھٹی مربیٔ سلسلہ کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

واقفینِ زندگی اور واقفاتِ زندگی جو ہیں، واقفات نو جو اب اس عمر کو پہنچ کر واقفاتِ زندگی بن چکی ہیں اگر انہوں نے تجدیدِ عہد کرلیا ہے، ان کو یاد رکھنا چاہئے کے وقف کے تقاضے شادی کے بعد پہلے سے بڑھ کر پورے کرنے ہوں گے۔ نہ صرف اپنے گھر میں، اپنے ماحول میں بلکہ جہاں جہاں بھی ان کی تعیناتی ہو۔ مربی کے ساتھ اس کی بیوی بھی تربیت اور تبلیغ کے کام کیلئے اسی طرح مددگار ہونی چاہئے جس طرح مربی کی ذمہ داریاں ہیں۔ عورتوں میں خاص طور پر مربی کی بیوی کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور سب سے بڑی بات ہر احمدی رشتہ جو طے ہوتا ہے اس میں یاد رکھنی چاہئے کہ قناعت پیدا کریں۔ قناعت ہو تو گھریلو زندگی بڑے آرام سے گزرتی ہے۔ بہت سے رشتے اس لئے آخر تک نہیں پہنچتے یا بیچ میں بعض رنجشیں شروع ہو جاتی ہیں کہ قناعت کی کمی ہوتی ہے۔ لڑکیاں کچھ توقعات لے کر آتی ہیں، لے کر آنی چاہئیں وہ توقعات جن کا دین اور اسلام سے تعلق ہے کہ خاوند میں یہ خوبیاں ہوں۔ لیکن دنیاوی توقعات نہیں۔ یہ نہیں کہ میری مالی ضروریات پوری کی جائیں۔ جیسی، جس جس طرح کی آمد ہو کسی کی۔ خاوند کو بھی اپنی بیوی کا اپنی آمد کے لحاظ سے خیال رکھنا چاہئے اور اس کے حق ادا کرنے چاہئیں، لیکن بیوی کو بھی اسی قدر پاؤں پھیلانے چاہئیں جس قدر چادر ہوتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ Demanding اگر ہوں گی تو پھر رشتوں میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ اعتماد میں کمی پیدا ہوتی ہے اور یہی پھر آگے جاکے گھریلو مسائل پیدا کرتی ہے۔

اللہ کرے یہ جو رشتے قائم ہونے والے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور پیار اور محبت سے زندگی گزارنے والے ہوں اور آئندہ ان کی نسلیں بھی اس بات کو یاد رکھیں کہ وہ مقصد حاصل کرنا ہے جو ایک حقیقی احمدی کا مقصد ہونا چاہئے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا اور اس کے دین کو ہر چیز پر فوقیت اور اہمیت دینا۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صبا شاکر بنت مکرم عبدالواسع شاکر صاحب مرحوم کا ہے جو محمد عمیر احمد کارکن آڈٹ آفس لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو مبشر احمد خان صاحب کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کے وکیل ڈاکٹر طاہر پرویز صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور ایجاب وقبول کے بعد حضور انور نے مکرم عمیر احمد صاحب سے دریافت فرمایا: ۔انس تمہارا بھائی ہے؟

ان کے مثبت جواب پر حضور انور نے فرمایا: اس کا بھی نکاح آج ہونا تھا لیکن کیونکہ اس کی دلہن یا ہونے والی بیوی پاکستان میں ہے اور بعض ویزہ کے مسائل پڑتے ہیں اس لئے اس کو نکال دیا ہے یہاں سے۔ لیکن یہ بھی مربی سلسلہ ہیں انس احمد، ان کے بھائی اور پاکستان جارہے ہیں۔ اس دفعہ جو جامعہ کی کلاس پاس ہوئی ہے وہ اس میں تھے، کچھ عرصہ کے لئے پاکستان جارہے ہیں وہیں ان کا نکاح ہوگا۔ میں نے آج نکاح اس لئے نہیں پڑھایا کہ بعض قانونی پیچیدگیاں ہوتی ہیں ویزہ کے حصول کے لئے وہ نہ ہوں کہیں۔ اس لئے بہرحال آج کے نکاحوں میں ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ایک دعاؤں کا نکاح یہاں ہوگیا اور رسمی نکاح پاکستان جاکے ہوجائے گا۔

اسکے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: تیسرا نکاح عزیزہ ثناء منیر بنت مکرم منیر احمد کھرل صاحب مرحوم لندن کا ہے جو عزیزم اطہر احمد باجوہ واقف نو ابن ریاض احمد باجوہ صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی ان کے بھائی عبدالوحید صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نویدہ امجد بنت مکرم محمد امجد صاحب لندن کا ہے جو عزیزم شہزاد احمد وقف نو ابن مکرم اعجاز احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مکرم جاوید احمد گوندل صاحب یہاں ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: اچھا اب دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26/جنوری 2018)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26/نومبر 2017 بروز اتوار نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم جاوید نعیم احمد صدیقی صاحب (کرائیڈن) ابن مکرم قاضی محمد صادق صاحب مرحوم (آف فیصل آباد)

23/نومبر 2017ء کو 76 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری آپ کے والد کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ مرحوم فیصل آباد سے 2012ء میں یوکے آئے تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت نیک، اطاعت گزار اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب (آف راولپنڈی)

6/مئی 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ تعلیم الاسلام سکول میں استاد تھے اور پھر بحیثیت پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول ریٹائر ہوئے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے اور اپنی تمام اولاد کو بھی پندرہ سال کی عمر میں نظام وصیت سے منسلک کیا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم ندیم شیر صاحب (آف ایڈنبرا، یو.کے)

15/اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1988 میں بیعت کی تھی اور خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ان کی شادی مکرم حفیظ الرحمان صاحب کی بیٹی سے ہوئی تھی جو کہ مکرم جمیل الرحمان رفیق صاحب (وکیل التصنیف، ربوہ) کے بڑے بھائی ہیں۔ مرحوم بہت مہمان نواز، ہنس مکھ، خاموش طبع، نیک، مخلص اور شفیق انسان تھے۔ چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھے۔ کچھ عرصہ لوکل سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بیت الرحمان گلاسگو کی تعمیر وتزئین میں پیش پیش رہے۔ آپ کے سب غیر احمدی رشتہ داروں نے آپ کے جنازہ میں شمولیت کی اور جماعت کے انتظامات پر خوشی کا اظہار کیا۔

(3) مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم مولوی اللہ دتہ مبشر صاحب (سیالکوٹ، حال کینیڈا)

3/نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپکے والد نے 1933ء میں بیعت کی تھی اور جماعت کے بہت مشہور مبلغ تھے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت صابر وشاکر، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم عطاء اللہ صاحب (آف ہمبرگ)

14/اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ رمضان المبارک میں خاص طور پر فیملی کے ساتھ باقاعدگی سے مسجد جایا کرتے تھے۔ چندہ جات کے علاوہ دیگر تحریکات میں بھی باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(5) مکرم عابد بٹ صاحب (نائب صدر عمومی ربوہ)

23/اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے زندگی وقف کرنے کے بعد نائب صدر عمومی ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) عزیز اطہر احمد چیمہ ابن مکرم آصف محمود چیمہ صاحب (صدر عمومی، ربوہ)

18/نومبر 2017ء کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں 17 سال کی عمر میں وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم آجکل پنجاب کالج چنیوٹ میں پڑھ رہا تھا۔ نہایت مخلص، ہمدرد، خوش مزاج، خوش اخلاق اور سعادت مند نوجوان تھا۔ ہر کسی کے دل میں بہت جلد جگہ بنالیتا تھا۔ مہمان نوازی میں خوشی محسوس کرتا، جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتا اور پہرہ کی ڈیوٹی بڑے شوق سے دیا کرتا تھا۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم آصف محمود چیمہ صاحب (صدر عمومی ربوہ) کا بیٹا اور مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب (نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی) کا بھانجا تھا۔

(7) عزیزم ارمغان ثاقب (آف لاہور)

6/نومبر 2017ء کو 21 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم ہجویری یونیورسٹی لاہور میں BBA کا طالب علم تھا۔ کچھ عرصہ سے یونیورسٹی کے بعض لڑکے اسے تنگ کررہے تھے اور ایک مہینہ پہلے مار پیٹ کر زخمی کرکے راستے میں ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اس وجہ سے اکثر پریشان رہتا تھا۔ بہت معصوم فرمانبردار اور نیک فطرت اور سعادت مند نوجوان تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

جماعتی رپورٹیں

ذکر الٰہی اور دعاؤں سے معمور ماحول میں
جماعت احمدیہ نیپال کے پانچویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

الحمد للہ کہ سال 2014 سے سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے نیپال میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ امسال مورخہ 27 جنوری 2018 کو پرسونی بھاٹا ضلع پرسا، سرکل بیرگنج کے ''شری مسرور پبلک اسکول'' میں نیپال کے پانچویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد ہوا۔ جلسہ سے ایک روز قبل نیپال کی مختلف جماعتوں سے احباب و مستورات جلسہ میں شرکت کے لیے آنے لگے، جنہیں اسکول کی دومنزلہ بلڈنگ میں ٹھہرایا گیا۔ نماز تہجد سے اس مُبارک دِن کا آغاز ہوا۔ صبح 10 بجے پرچم کُشائی ہوئی۔ افتتاحی تقریب مکرم قمر الہدیٰ انصاری صاحب نیشنل صدر ''احمدیہ سنگھ نیپال'' کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ اکرام صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی ہاشم احمد صاحب مربی سلسلہ دمولی نے پڑھی۔ اس موقع کے لیے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا تھا جو مکرم مولوی محمد اسماعیل طاہر صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے پڑھ کر سُنایا۔ بعدازاں مکرم مولوی میر عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ ضلع پرسہ، مکرم مولانا محمد اسماعیل طاہر صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان اور مکرم مولوی ہاشم احمد صاحب مربی سلسلہ دمولی نے تقاریر کیں۔ بعدہ غیر مسلم معززین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ کی دوسری نشست مکرم مولوی محمد اسماعیل طاہر صاحب کی زیر صدارت نماز ظہر وعصر کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ محمد اسماعیل صاحب معلم سلسلہ دھنگڑی نے کی۔ مکرم ثومان احمد صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں مکرم مولوی سلیم احمد صاحب مربی سلسلہ کاٹھمنڈو، مکرم مولوی ثمین احمد صاحب مربی سلسلہ اٹہری وصدر مجلس خدام الاحمدیہ نیپال نے تقاریر کیں۔ مکرم فضل حق صاحب مربی سلسلہ بیرتا موڑ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم میر عبدالحفیظ صاحب افسر جلسہ گاہ نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں تین ممالک سے 775/افراد نے شرکت کی۔ جلسہ کی خبریں تین TV چینلز اور 5 ریڈیو سٹیشنز سے نشر ہوئیں نیز 12 اخبارات اور تین ON LINE NEWS پیپرز نے بھی جلسہ کی خبریں شائع کیں۔ (منیر احمد حافظ آبادی، وکیل اعلیٰ تحریک جدید انڈیا)

مرشد آباد، بنگال میں چوبیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

☆ جماعت احمدیہ مرشد آباد نے مورخہ 4 فروری 2018 کو بمقام کرتو نیا پاڑہ اپنا چوبیسواں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ پہلی نشست بعد نماز ظہر مکرم غلام مصطفیٰ صاحب امیر ضلع مرشد آباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے کی۔ مکرم طاہر احمد انور صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ مکرم مولوی عجیب الرحمن صاحب، مکرم مولوی ضیاء الحق صاحب، مکرم مولوی ظہیر الحسن صاحب اور مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغین سلسلہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر ناصرات الاحمدیہ نے ایک ترانہ خوش الحانی سے سنایا۔ دوسری نشست بعد نماز مغرب مکرم محمد وسیم خان صاحب مرکزی نمائندہ و نائب ناظر دعوت الی اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری شفاعت اللہ صاحب نے کی۔ نظم مکرم کبیر الاسلام صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عطاء الرحمن صاحب نائب امیر مرشد آباد، مکرم حافظ ابو جعفر صادق صاحب نمائندہ تعلیم القرآن، مکرم مولوی سیف الدین صاحب مبلغ انچارج ضلع بانکوڑہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم کبیر الاسلام صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ایک ترانہ بھی پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 40 سے زائد جماعتوں سے 400 احمدی احباب اور 200 غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔ (ابو طاہر منڈل، مبلغ انچارج مرشد آباد بنگال)

چندر پور میں دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ چندر پور، مہاراشٹر میں مورخہ 13، 14 جنوری 2018 کو دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں ضلع کی پانچ جماعتوں سے چالیس افراد نے شرکت کی۔ شاملین کو تلاوت قرآن کریم، اذان، وضو کا طریق، نماز، دینی معلومات، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت کے درس کے علاوہ جنرل نالج اور کمپیوٹر آپریٹنگ وغیرہ امور بھی سکھائے گئے۔ مورخہ 14 جنوری کو بعد نماز مغرب امیر ضلع چندر پور کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد پرویز صاحب سیکرٹری مال نے کی۔ نظم عزیزہ عرشی نوری نے پڑھی۔ بعدہ مکرم محسن قریشی صاحب صدر جماعت بلار پور، مکرم جاوید برقی صاحب، مکرم محمد پرویز صاحب، مکرم شفق علی صاحب انجینئر اور خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(انصار علی خان، مبلغ انچارج چندر پور مہاراشٹر)

بنگلور میں واقفین نو کا تربیتی اجلاس اور ریفریشر کورس

مورخہ 4 فروری 2018 کو جماعت احمدیہ بنگلور و جکور (صوبہ کرناٹک) کے ایک روزہ مشترکہ تربیتی اجلاس اور ریفریشر کورس کا انعقاد ہوا۔ تربیتی اجلاس مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم نایاب احمد نے کی۔ نظم عزیزم مدثر احمد نے پڑھی۔ خاکسار نے وقف نو کی غرض و غایت کے موضوع پر استقبالیہ تقریر کی۔ بعدہ مکرم میر عبدالحمید صاحب اور مکرم داؤد احمد صاحب نمائندہ وقف نو بھارت نے تقریر کی۔ بعدازاں بچوں اور والدین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (سید شارق مجید، سیکرٹری وقف نو بنگلور)

سملیہ جھارکھنڈ میں تبلیغی جلسہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ سملیہ ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ میں مورخہ 11 فروری 2018 کو بعد نماز مغرب و عشا مکرم مسعود احمد صاحب امیر ضلع رانچی کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قمر الہدیٰ صاحب نے کی۔ نظم مکرم تبریز احمد منصوری صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم فاروق احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم شکور عالم صاحب مبلغ انچارج رانچی اور مکرم مسعود احمد صاحب مبلغ دعوت الی اللہ نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نجم الھدیٰ، سیکرٹری دعوت الی اللہ سملیہ)

''رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم''
کے عنوان پر جامعہ احمدیہ قادیان کا سیمینار

جامعہ احمدیہ قادیان کی جانب سے مورخہ 21 جنوری 2018 کو مسجد نور قادیان میں صبح گیارہ بجے مکرم ایس ایم بشیر الدین صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ''رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم'' کے عنوان پر ایک سیمینار کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سید حافظ تصور احمد عامل متعلم درجہ رابعہ نے کی۔ عزیز عاقب احمد وگے اور ان کے ساتھیوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔ بعدہ اسمٰعیل احمد شاہ متعلم درجہ رابعہ نے بعنوان ''خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق کی اہمیت و برکات'' اور عبدالباسط متعلم درجہ رابعہ نے بعنوان ''حضور انور کا بابرکت دورہ جرمنی 2017'' تقریر کی۔ تقاریر کے بعد سامعین کو سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ صدارتی خطاب کے بعد مقررین کو تحائف دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ (مبشر احمد خادم، صدر سیمینار کمیٹی جامعہ احمدیہ قادیان)

واقفات اور واقفین نو قادیان کی تربیتی کلاس

مورخہ 4 فروری 2018 کو بعد نماز عصر مسجد ناصر آباد قادیان میں مکرم سلطان احمد ظفر صاحب صدر وقف نو کمیٹی کی زیر صدارت واقفین نو قادیان کی ایک تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ دعا کے بعد صدر محترم نے واقفات نو کے لیے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ بعدہ مکرم مبشر احمد عامل صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے بھی واقفات نو سے خطاب کیا۔ مورخہ 11 فروری 2018 کو بعد نماز عصر مکرم صدر عمومی صاحب کی زیر صدارت واقفین نو کی ایک تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ صدر محترم نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں واقفین نو سے خطاب کیا اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز واقفین کا تربیتی جائزہ بھی لیا۔ (طاہر احمد بیگ، سیکرٹری وقف نو قادیان)

جلسہ یوم مصلح موعود

☆ جماعت احمدیہ گلبرگہ میں مورخہ 20 فروری 2018 کو امیر ضلع گلبرگہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالرشید صاحب نے کی۔ نظم عزیزم کامل احمد نے پڑھی۔ مکرم عبدالقادر شجیع صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم عبدالحمید اُستاد صاحب، عزیزم عدنان میاں، مکرم فہیم احمد صاحب ایڈووکیٹ، اور خاکسار نے یوم مصلح موعود کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد عبداللہ اُستاد، سیکرٹری اصلاح وارشاد گلبرگہ)

☆ جماعت احمدیہ ہوشیار پور میں مورخہ 20 فروری 2018 کو کمرہ چلہ کشی حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مکرم نسیم طاہر صاحب مبلغ سلسلہ ہوشیار پور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر محترم نے اس عمارت کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔ بعدہ مکرم شمس الدین صاحب معلم سلسلہ نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ایمان افروز واقعات بیان کیے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ منان، مبلغ انچارج ہوشیار پور)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
SAARC FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE

AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۝لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ۝ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر وبیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

”خدا کی قسم“

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber Cell : 9886083030 9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھراپردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8587: میں لبنہ فراج زوجہ مکرم رفیق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن راؤرکیلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3؍جون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم محمد   الامۃ: لبنہ فراج   گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر 8601: میں ساجدہ اِی.پی زوجہ مکرم عبد الرزاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالامان Eranhikkal Meethal (Chevayoor) ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29؍جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: 12 گرام 22 کیریٹ وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیوراز   الامۃ: ساجدہ.اِی.پی   گواہ: نوشار.کے

مسل نمبر 8602: میں عرفان احمد ولد مکرم ابرار احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 29 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: آئی.آئی.ٹی کانپور C-205 (Hall-8)، مستقل پتا: مدرس انٹرنیشنل اسکول حمیر پور صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13؍دسمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابرار احمد   العبد: عرفان احمد   گواہ: شیخ عطاء العزیز

مسل نمبر 8603: میں میر احمد فاروق ولد مکرم میر احمد اشرف صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن 5 محبوب نگر، جڑچرلہ صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10؍نومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللطیف   العبد: میر احمد فاروق   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8604: میں بشریٰ بیگم زوجہ مکرم میر احمد فاروق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن محبوب نگر، جڑچرلہ صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10؍نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/1100 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر احمد فاروق   الامۃ: بشریٰ بیگم   گواہ: شیخ عبداللطیف

مسل نمبر 8605: میں حیات النساء یاسر قریشی زوجہ مکرم یاسر نظیر قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر 26 وردانگر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17؍نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/61,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی 5 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 15 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاسر نظیر قریشی   الامۃ: حیات النساء یاسر قریشی   گواہ: عبدالقادر شجیع

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

لکھتے ہیں کہ پیشگوئی بیشک حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ 1901ء میں نہ مرزا بشیر الدین محمود کوئی بڑے عالم و فاضل تھے اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے۔ اس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہوگا ضرور کسی روحانی قوت کی دلیل ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے ایک دعویٰ کرکے گدی کی بنیاد رکھ دی تھی اس لئے آپ کو یہ گمان ہوسکتا تھا کہ میرے بعد میری جانشینی کا سہرا میرے لڑکے کے سر پر ہوگا لیکن یہ خیال باطل ہے۔ اس لئے کہ مرزا صاحب نے خلافت کی یہ شرط نہیں رکھی کہ وہ ضرور مرزا صاحب کے خاندان سے اور آپ کی اولاد سے ہو۔ چنانچہ خلیفہ اول ایک ایسے صاحب ہوئے جس کا مرزا صاحب کے خاندان سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ پھر بہت ممکن تھا کہ مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول کے بعد بھی کوئی اور صاحب خلیفہ ہوجاتے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور خلافت کے لئے امیدوار تھے لیکن اکثریت نے مرزا بشیر الدین صاحب کا ساتھ دیا اور اس طرح آپ خلیفہ مقرر ہوئے۔ یہ لکھتے ہیں کہ اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے مرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کررہی تھی تو پھر آخر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا۔ جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا ہے اس وقت آپ کے تین بیٹے تھے آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے لیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقعہ ایسا ثابت ہوا کہ اس نے ایک عالم میں تغیر پیدا کردیا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر پسر موعود کی آمد کا مقصود یہ تھا کہ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ برصغیر پاک و ہند کے مشہور مسلم لیڈر اور شاعر مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار نے کھلے لفظوں میں اعتراف کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو کہا کہ کان کھول کر سن لو کہ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کرسکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔

مشہور مفسر قرآن علامہ عبدالماجد دریابادی مدیر صدق جدید نے حضرت مصلح موعود کی وفات پر ایک شذرہ تحریر کیا جس میں حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا کہ قرآن وعلوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ تعالیٰ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح وتبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند وممتاز مرتبہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک امریکی پادری ایک دفعہ قادیان آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ سے ملاقات اور آپ کے جوابات سننے کے بعد اس نے کہا میں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلل تقریر کسی کے منہ سے نہیں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا اسکالر ہے اور مذاہب عالم پر اس کی نظر بہت گہری ہے۔ یہ کہہ کر اس نے بڑے ادب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور واپس چلا گیا۔

جناب اختر اُرَینوی صاحب ایم.اے صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی کہتے ہیں کہ میں نے یکے بعد دیگرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر کبیر کی چند جلدیں پروفیسر عبدالمنان بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج کی خدمت میں پیش کیں اور وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الھدیٰ پٹنہ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر انہوں نے ان کے خیالات دریافت کئے۔ ایک نے کہا کہ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔ پروفیسر عبدالمنان صاحب نے پوچھا کہ عربی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے؟ شیوخ خاموش رہے۔ کچھ دیر کے بعد ان میں سے ایک نے کہا کہ پٹنہ میں ساری عربی تفسیریں ملتی نہیں ہیں مصر اور شام کی ساری تفاسیر کے مطالعہ کے بعد ہی صحیح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ مرزا محمود کی تفسیر کے پائے کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصر اور شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے بات کیجئے۔ عربی اور فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔

ایک ہفتہ وار اخبار ''پارس'' کے ایڈیٹر لالہ کرم چند کچھ اخبار نویسوں کے ساتھ قادیان گئے اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت متاثر ہوکر واپس آئے اور اپنی اخبار میں اس کے متعلق مضمون بھی لکھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم تو ظفر اللہ خان کو بڑا آدمی سمجھتے تھے مگر بشیر الدین محمود احمد کے سامنے اس کی حیثیت ایک طفل مکتب کی ہے وہ ہر معاملے میں ان سے بہتر رائے رکھتے ہیں اور بہترین دلائل پیش کرتے ہیں۔ ان میں بے پناہ تنظیمی قابلیت ہے۔ ایسا آدمی بآسانی کسی ریاست کو بام عروج تک لے جاسکتا ہے۔

ایک علم دوست بزرگ جلسہ قادیان میں شامل ہوئے۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود ؓ اور آپ کے پیروکاروں کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اور بات جسے غور کے ساتھ دیکھا وہ یہ تھی کہ سارا گروہ، سارا سلسلہ، سارا ہجوم، سارا انبوہ، اس پاک نفس خلیفہ کی ایک چھوٹی انگلی کے اشارے پر چل رہا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ شخص قلم کا دھنی بھی ہے تقریر کا اعلیٰ درجہ کا ملکہ بھی ہے اور تنظیم کا اعلیٰ درجہ گورنر بھی ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: پس اپنوں اور غیروں کے حضرت مصلح موعود ؓ کے بارے میں یہ تاثرات ہیں۔ پیشگوئی کی صداقت کا یہ سب کھلا اظہار ہے۔ حضور انور نے فرمایا آجکل جو جلسے ہورہے ہیں ان میں پیشگوئی کا ذکر اور آپ کے کارہائے نمایاں کی باتیں سن کر جہاں ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کے بڑھتے چلے جانے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں اپنی حالتوں کے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ احمدیت کی ترقی کیلئے ایک عزم کے ساتھ ہر فرد جماعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو نکھارنے اور استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ کریں گے تو ہم احمدیت کی ترقی کو اپنی زندگیوں میں پہلے سے بڑھ کر پورا ہوتے دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 1-March-2018 Issue. 9

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

’’آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلل تقریر کسی کے منہ سے نہیں سنی
معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا اسکالر ہے اور مذاہب عالم پر اس کی نظر بہت گہری ہے‘‘

پیشگوئی مصلح موعود پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ، اپنوں اور غیروں کے تاثرات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 فروری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل جماعتوں میں یوم مصلح موعود کے جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ 20/فروری کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی اور اس بارے میں 20/فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ یوم مصلح موعود کا منایا جانا اور اس حوالے سے جلسے منعقد کرنا اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی وجہ سے۔ یہ وضاحت میں نے اس لئے کی ہے کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ یوم مصلح موعود جب مناتے ہیں تو پھر باقی خلفاء کا یوم پیدائش کیوں نہیں مناتے۔ واضح ہو کہ یہ دن حضرت مصلح موعود کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔ آپ کی پیدائش تو 1889ء میں 12/جنوری کو ہوئی تھی۔ پس اس وضاحت کے بعد آج میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے بات کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بھی یہی خیال تھا۔ بعض دوسرے بزرگان کا بھی یہ خیال تھا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا اس کی مختلف خصوصیات تھیں، علامتیں تھیں اور یہ علامتیں جس طرح پوری ہوئیں اور اپنوں اور غیروں نے جس طرح ذکر کیا اور انہوں نے محسوس کیا اس تعلق میں بعض مثالیں میں پیش کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ حضور انور نے فرمایا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کے حوالے سے فرماتے ہیں: جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی۔ بار بار اُن کو کہا گیا کہ 20/فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے، پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق رائے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے آج حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہارات پڑھ کر پتا مل گیا کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ اس پر حضرت خلیفہ اول نے فرمایا ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔ پیر صاحب موصوف نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس پر تحریر فرمایا: یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں اور پھر دستخط فرمائے۔ پیر منظور محمد صاحب فرماتے ہیں کہ 11/ستمبر 1913ء کی شام، حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے میں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرے کے خود بخود فرمایا کہ ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا، یعنی یہ بات کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا۔

ایک بزرگ مکرم غلام حسین صاحب نمبردار، محلہ شہر سیالکوٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ کے مصلح موعود ہونے کے اعلان کے بعد لکھا کہ میرے پیارے پیشوا! ہادی و رہنما حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اخبار الفضل 30/جنوری پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ الحمد للہ کہ میری رؤیا کو بھی خدا تعالیٰ نے سچا کر دکھایا ہے۔ لکھتے ہیں کہ حضور کو معلوم ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی میں خاکسار نے دفتر الفضل میں بموجودگی شادی خان صاحب مرحوم سیالکوٹی، حضور کو مبارکباد دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رؤیا میں دکھلایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بعد آپ خلیفہ ہوں گے اور کامیاب ہوں گے اور آپ پر وحی نازل ہوگی۔ یہ رؤیا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھی سنایا تھا اور حضور نے بہت ہی خوش ہو کر تصدیق کی تھی اور فرمایا تھا کہ اسی لئے اس کی سخت مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ الحمد للہ کہ حضور نے خود بھی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ (حضرت مصلح موعود نے یہ اعلان 1944ء میں کیا تھا) کہتے ہیں کہ ورنہ مجھ کو تو حضرت خلیفۃ المسیح اول کی زندگی میں ہی آپ کے خلیفۃ اللہ اور مصلح موعود ہونے کا حق الیقین ہو گیا تھا۔

اسی طرح حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی کا بیان ہے کہ ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہے اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب تک اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا، آپ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور جب آپ کو واضح طور پر اعلان کرنے کا اذن دیا گیا تب آپ نے اعلان کیا۔ اس وقت آپ نے یہ فرمایا کہ اس میں شبہ نہیں کہ اس موعود فرزند کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو علامات بیان فرمائی ہیں ان میں سے کئی ایک کے پورا ہونے کی وجہ سے ہماری جماعت کے بہت سے لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ پیشگوئی میرے ہی متعلق ہے مگر میں ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھے یہ حکم نہ دے کہ مَیں کوئی ایسا اعلان کروں، مَیں نہیں کروں گا۔ آخر وہ دن آ گیا جب خدا تعالیٰ نے میری زبان سے اس کا اعلان کرانا تھا۔

آپ نے اعلان کے وقت جلسہ ہوشیار پور میں فرمایا کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔

پھر لاہور کے جلسہ میں آپ نے فرمایا: میں اس واحد اور قہار کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں نمبر 13 ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: پیشگوئی مصلح موعود میں، موعود بیٹے کی پچاس سے زائد نشانیاں ہیں اور آپ کی یہ خصوصیات اپنوں اور غیروں نے کس طرح حضرت مصلح موعود میں دیکھیں، ان کا ذکر کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود کی وفات کے وقت حضرت سید ابو الفرش الحسنی دمشق بیان کرتے ہیں: حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے ہمارے دلوں کو انتہائی تکلیف اور غم ہوا اور یہ وہ تکلیف ہے جس نے ہر احمدی پر المناک اثر کیا۔ جماعت دمشق کو بالخصوص انتہائی حزن و غم ہوا ہے کیونکہ جماعت دمشق حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا براہ راست لگایا ہوا پودا ہے جس کو آپ کے مبارک ہاتھوں نے ہی لگایا تھا اور اس کو آپ کی خاص توجہ اور روحانیت نے سیراب کیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے غیروں سے بھی کروایا۔ چنانچہ ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے قیام پاکستان سے قبل اظہار حق کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا کہ آپ کو یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع ملتی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔ لکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے اس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ مقرر کرنے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے حکیم نور الدین صاحب کو خلیفہ تسلیم کر لیا جس پر مخالفین نے پیشگوئی کا مذاق اڑایا کہ دیکھو کہتے تھے بیٹا ہوگا، بیٹا تو بنا نہیں۔ لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانے میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من و عن پوری ہوئی۔

پھر ہندوستان کے ایک غیر مسلم سکھ صحافی ارجن سنگھ ایڈیٹر رنگین امرتسر کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے 1901ء میں جبکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی کہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخذ الاعادی

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad